



وَمَا رَسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

نبی کریم ﷺ تمام جہانوں کیلئے سراپا رحمت!

شجاعت رسول
کی چند جھلکیاں!

قرآن و سنت
کی روشنی میں

- گروی شدہ مکان میں رہائش رکھنا.....؟؟
- مدفن آدمی کا دوسروں کو پہچاننا.....؟؟
- کئی سال تک کیلئے باغ ٹھیکے پر لینا.....؟؟

نیک شوگنی
ممدوح اور
بدفالی مندوم؟

سعودی وزیر خارجہ
شہزادہ سعود الفیصل کے دورہ پاکستان سے
دوطرفہ تعلقات میں بہتری آئے گی۔

امیر انساجہ میر حفظہ اللہ



درس قرآن

اطاعت رسول ﷺ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ وَفَّىٰ صَلَاتَهُ مَبْنِيًّا﴾ (الاحزاب: ۳۶)

”کسی مومن مرد اور عورت کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی معاملے کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، جس نے بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی وہ واضح گمراہی میں چلا گیا۔“

اگرچہ اس آیت مبارکہ کا شان نزول حضرت زید بن حارثہ اور حضرت زینب کا مخصوص واقعہ نکاح ہے لیکن اس کا حکم عام ہے کہ ہر شخص چاہے وہ مرد ہو یا عورت جو ایمان کا دعویٰ کرے، اس کو کسی بھی اپنے معاملے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے واضح فیصلہ کے بعد اپنا کوئی اختیار نہیں رہتا۔ بلکہ اس کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ بخوشی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلہ کو تسلیم کر لے۔ اس کی ایک مثال حضرت زیدؓ اور حضرت زینبؓ کا نکاح ہے کہ جس میں حضرت زینب کو کچھ تامل ہوا کہ ہمارا خاندان اونچا ہے اور حضرت زیدؓ آزاد کردہ غلام ہیں لیکن چونکہ وہ نکاح کا پیغام نبی اکرم ﷺ نے بھیجا تھا جس پر آیت مبارکہ اتری اور اس کے بعد حضرت زینبؓ نے بخوشی حضرت زیدؓ کو قبول کر لیا۔

اس میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہمارے اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات ماننے کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہونی چاہیے بلکہ بخوشی نبی پاک ﷺ کے فیصلہ کو تسلیم کر لینا چاہیے کیونکہ یہی ایمان کا تقاضا ہے۔ عام طور پر جو چیزیں اس راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں ان میں سے ایک تکبر، غرور اور فخر ہے۔ بعض دفعہ یہ خاندان کی بنیاد پر ہوتا ہے، بعض دفعہ اپنے مذہبی فرقے کی بنیاد پر ہوتا ہے اور دوسری رکاوٹ اپنی عادات ہوتی ہیں جن کو انسان چھوڑنا نہیں چاہتا۔ پھر وہ اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے لئے اپنی غلط عادات کے دفاع میں تاویلات سے کام لیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو نہ قبول کرنے کی تیسری بڑی رکاوٹ عقل ہے۔ جیسا کہ قریش کی عقل میں یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ایک انسان نبی کیسے ہو سکتا ہے اور بوسیدہ ہڈیاں کیسے دوبارہ جڑ کر وہی انسان بن سکتا ہے۔ لہذا ایک صحیح مومن کو اپنے اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کے درمیان کسی چیز کو بھی رکاوٹ نہیں بننے دینا چاہیے۔

درس حدیث

وضوء کا مسنون طریقہ

عن عمر ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ ((ان رجلا اتی النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ کیف الطہور؟ فدعا بماء فی اناء فغسل کفیه ثلاثاً ثم غسل وجہہ ثلاثاً ثم غسل ذراعیہ ثلاثاً، ثم مسح برأسہ فادخل! اصبعیہ السبابتین فی اذنیہ ومسح بابہامیہ علی ظاہر اذنیہ وبالسبابتین باطن اذنیہ ثم غسل رجلیہ ثلاثاً ثم قال ھکذا الوضوء فممن زاد علی ھذا او نقص فقد اساء وظلم)) (رواہ ابو داؤد)

”حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے، اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! وضو کیسے کیا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے برتن میں پانی منگوایا اور اپنی ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں پھر اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا پھر اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں داخل کیں اور اپنے دونوں انگوٹھوں سے اپنے کانوں کی بیرونی جانب مسح کیا اور دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندر سے مسح کیا پھر اپنے پاؤں تین مرتبہ دھوئے پھر فرمایا: وضو اس طرح کیا جاتا ہے جس نے اس سے زیادہ کیا یا کم تو اس نے برا کیا اور ظلم کیا۔“

نماز کے لئے وضو کرنا لازمی ہے بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی، اگر کسی وجہ سے وضو کرنا ممکن نہ ہو تو تیمم کیا جاتا ہے ”وضو“ کے واؤ پر زبر ہو تو اس کا معنی پانی ہے جو اس مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے اور اگر واو کے نیچے زیر ہو تو اس سے مراد وہ برتن ہے جس میں پانی ڈالا ہوا ہے اور اگر واؤ پر پیش ہو تو اس سے مراد وضوء کا وہ عمل ہے جو پاکیزگی کے لئے نماز سے پہلے کیا جاتا ہے۔ وضو کا طریقہ کسی صحابی کی طرف سے وضع کیا ہوا نہیں بلکہ خود رسول اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے اور تسلسل کے ساتھ آپ ﷺ اسی طریقہ سے وضو فرماتے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے وضو کر کے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی وضو کرتے دیکھا ہے۔ ہر عضو کو کتنی بار دھویا جائے؟ یہ بات بھی حدیث سے ثابت ہے اور کہاں تک دھونا چاہیے یہ وضاحت بھی موجود ہے۔ تسلی بخش وضو کے بعد دو رکعات نفل پڑھے جائیں تو سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ایسا عمل جو سنت نبوی کے مطابق ہو اور ادائیگی درست ہو تو وہ اللہ کے ہاں قبول ہوتا ہے۔ اگر عمل سنت کے مطابق ہے مگر ادائیگی درست نہیں تو وہ عمل قبولیت کا درجہ نہیں رکھتا۔ وضو کا پانی پاک ہو، کسی کے وضو کا چھوڑا ہوا نہ ہو یعنی استعمال شدہ نہ ہو۔ پانی حتیٰ المقدار کم استعمال کیا جائے، خواہ انسان نہر کنارے پر ہی کیوں نہ ہو۔ وضوء یا وضوء کے کسی رکن میں تبدیلی یا کمی بیشی کی اجازت نہیں۔

ماہِ ربیع الاول... اور اہل ایمان کی ذمہ داریاں

رسول مکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی تاریخ کے بارے میں محققین نے لکھا ہے کہ رسول معظم ﷺ موسم بہار میں دوشنبہ کے دن ۹ ربیع الاول سنہ عام الفیل ۶۱۰ء مطابق یکم جیٹھ ۶۸۲ بکری کو مکہ مکرمہ میں بعد از صبح صادق اور قبل از طلوع آفتاب پیدا ہوئے۔ معروف محقق عالم دین قاضی محمد سلیمان منصور پوری، مصنف ”رحمۃ للعالمین“ کا بیان ہے کہ دوشنبہ کو رسول پاک ﷺ کی حیات مبارکہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت اسی دن ہوئی۔ اسی دن آپ نبوت سے سرفراز ہوئے۔ ہجرت مدینہ کا واقعہ اسی دن رونما ہوا۔ قبائیں داخلہ اسی دن ہوا، وفات کا المناک سانحہ اسی دن پیش آیا۔ حساب کے نقطہ نظر سے صحیح تاریخ ولادت ۹ ربیع الاول ہی ثابت ہوتی ہے۔ مولانا شبلی نعمانی مرحوم نے بھی لکھا ہے کہ مصر کے مشہور بیت دان محمود پاشا فلکی نے دلائل ریاضی سے یہی تاریخ ثابت کی ہے۔ ربیع الاول کا مہینہ بلاشبہ خیر و برکت سے لبریز اور پوری انسانیت کے لئے روحانی مسرت کا پیامبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی بعثت کو اہل ایمان پر بہت بڑا احسان قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے عالمگیر پیغام سے عالم انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی معرفت سے روشناس کرایا اور انہیں غیر اللہ کی پرستش سے ہٹا کر خدائے وحدہ لا شریک کی چوکھٹ پر جھکا دیا۔ آپ ﷺ نے نبوت کے تیس سالہ مبارک دور میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جس کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ربیع الاول کا مہینہ جہاں مسرت و شادمانی کی نوید لاتا ہے وہاں حزن و ملال کا پہلو بھی لئے ہوئے اس لئے کہ اسی ماہ کی ۱۲ تاریخ کو آپ کا انتقال پر ملال ہوا جس پر تمام محققین کا اتفاق ہے۔ پھر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں۔

اولاً: عید الفطر جو رمضان المبارک کے اختتام پر یکم شوال کو آتی ہے۔

ثانیاً: عید الاضحیٰ جو ذی الحجہ کی دس تاریخ کو ادا کی جاتی ہے۔ عید رسالت، عید صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور محدثین عظام کے دور سے لے کر اب تک امت مسلمہ اسی پر عمل پیرا رہی۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ رسول مکرم ﷺ کی سیرت طیبہ، اخلاق حسنہ، فضائل حمیدہ، اسوہ حسنہ کا تذکرہ اور لوگوں کو اس کی طرف دعوت دینا یقیناً ایک ایسا عمل خیر ہے جس سے اہل ایمان کی فلاح دارین وابستہ ہے۔ آپ ﷺ سے حقیقی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ نے سیرت طیبہ کے جو نقش و نگار چھوڑے ہیں انہی نقوش کو زندگی کا رہبر اور سفر حیات میں دلیل راہ بنایا جائے۔ آپ ﷺ سے محبت کا معیار آپ کی اتباع اور پیروی ہے۔ آپ کی حیات مبارکہ کا یہ دن منانے کی نہیں بلکہ آپ کی سیرت طیبہ اپنانے کی ضرورت ہے۔ شاعر نے بہت خوب لکھا ہے۔

تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات
اور تیری سیرت کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے؟

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ساری چیزیں چھوڑ کر صرف سیرت نبویہ ﷺ کے مطالعے، تدبر و تفکر اور حسن عمل کو اپنے اوپر لازم ٹھہرا لو۔ یقین اور ایمان کی تمام بیماریوں کے لئے نسخہ شفا ہے۔ یہ بھی بتلادیا کہ علم و بصیرت کا اصل سرچشمہ صرف حیات نبوت اور منہاج مقام رسالت ہے، جسے قرآن حکیم نے ”الحکمہ“ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف عہد حاضر میں بلکہ جب تک دنیا باقی ہے صاحب قرآن کی سیرت و حیات مقدسہ کے مطالعے سے بڑھ کر نوع انسانی کے تمام امراض قلوب و علل ارواح کا اور کوئی علاج نہیں۔ اسلام کا دائمی معجزہ قرآن مجید کے بعد اگر کوئی چیز ہے تو وہ صاحب قرآن کی سیرت ہے۔ دراصل قرآن اور حیات نبوۃ معناً ایک ہی ہیں۔

قرآن متن ہے اور سیرت اس کی تشریح۔ قرآن علم ہے اور سیرت اس کا عمل، قرآنی صفحات اور یہ مجسم قرآن تھا جو یثرب کی سرزمین میں چلتا پھرتا نظر آتا تھا۔ جیسا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: ”وکان خلقہ القرآن“ آج تمام ادیان حاضرہ عالم میں کوئی دین ایسا نہیں جسکی کتاب الہی اور صاحب حامل کتاب کے باہمی علاقہ وحدت کا یہ حال ہو اور دونوں میں سے ہر وجود ایک دوسرے سے اس طرح پیوستہ و ملحق اور باہم دگر شاہد و مشہود کا

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس
ادارت

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبد الغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 نیک گھوٹی اور بدگالی میں سے بھڑکنا
- 8 محبت رسول... اور اس کے فائدے
- 12 رسول اکرم... کا اسوہ حسنہ
- 13 علم و حکمت کے موتی... (قلم)
- 14 عجیت حدیث
- 16 سال ماضی کا جائزہ
- 18 یاد و نعتان
- 19 حیات مصطفیٰ علیہ السلام پر واضح دلیل
- 20 طب و صحت

”ماہِ ربیع الاول“ کی تمام کتابیں
اور رسائل و رسائل کے متن ہیں

پتہ: بخت روز ”احسن حدیث“
چوک احسن حدیث (المعروف بقی چوک)

106 راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 فیکس: 042-37720257
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بل شراک

- سالانہ 500/- روپے
ششماہی 300/- روپے
بذریعہ بی بی 535/- روپے
بیرونی ممالک سے 5500/- روپے
نی پرچہ 15/- روپے

سینئر پروفیسر صاحب میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المعروف بقی“ ان شاء اللہ خاندان جن کی روڈ شاہدہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

تعلق رکھتا ہو کہ کتاب، حاصل کتاب کی صداقت پر دلیل و شاہد ہو اور کتاب اصل کتاب کی شہادت پر ع دو چراغ اند کہ از یک دگر افروختہ اند مولانا ابوالکلام آزادؒ لکھتے ہیں کہ ماہ ربیع الاول کی یاد میں ہمارے لئے خوشی و مسرت کا پیام اس لئے تھا کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان رحمت دنیا میں آیا جس کے ظہور نے دنیا کی شقاوت و حرمان کا موسم بدل دیا۔ ظلم و طغیان اور فساد و عصیان کی تاریکیاں مٹ گئیں۔ اللہ اور اس کے بندوں کا ٹوٹا ہوا رشتہ جڑ گیا۔ انسانی اخوت و مساوات کی یگانگت استوار ہوئی۔ دشمنوں اور کینوں کو نابود کر دیا اور کلمہ کفر و ضلالت کی جگہ کلمہ حق و عدالت کی بادشاہت کا اعلان عام ہوا: ﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ (مائندہ: ۱۵-۱۶)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری جانب ایک نور ہدایت اور کتاب مبین آئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اپنی رضا چاہنے والوں کو سلامتی اور زندگی کی راہوں پر ہدایت کرتا اور ان کے آگے صراط مستقیم واضح کرتا ہے۔

آپ ﷺ خاتم النبیین ﷺ بھی ہیں اور رحمۃ للعالمین بھی۔ آپ کی رحمت پوری کائنات کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے آپ ﷺ نے طائف کا سفر کیا، وہاں کے ادبائوں نے آپ پر پتھر برسائے مگر آپ نے ان کے لئے ہدایت کی دعا کی۔ کیونکہ آپ ﷺ رحمت بن کر آئے ہیں۔ وما ارسلناک الا رحمة للعالمین۔ آخر میں ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی آمد کی بڑی برکات ہیں۔ آپ ﷺ کے پیغام، آپ ﷺ کی دعوت اور آپ ﷺ کے ذکر خیر کو جس قدر ہو سکے ہر روز عام کیا جائے، دعوت توحید کو پھیلایا جائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذکر کو بلند کر دیا ہے: ”وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ“ تو پھر اسے کسی مہینہ، کسی ہفتہ اور کسی دن تک محدود کر دینا کہاں کی عقلمندی ہے؟ وما علینا الالبلاغ۔

سعودی وزیر خارجہ شہزادہ سعود الفیصل کے دورہ پاکستان سے دو طرفہ تعلقات میں بہتری پیدا ہوگی۔ پروفیسر ساجد میر

بشار الاسد کے متعلق سعودی عرب کے موقف کی تائید کرتے ہیں۔

7 جنوری 2014ء لاہور:- مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ سعودی وزیر خارجہ شہزادہ سعود الفیصل کے دورہ پاکستان سے دو طرفہ تعلقات میں بہتری پیدا ہوگی اور سفارتی، سیاسی سطح پر دوستی اور بھائی چارگی میں بھی استحکام آئے گا۔ ہم بشار الاسد کے متعلق سعودی عرب کے موقف کی تائید کرتے ہیں۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ سعودی عرب اور پاکستان ایک جان دو قالب ہیں، ان کے درمیان تعلقات میں بگاڑ پیدا کرنے والے اسلام اور امت مسلمہ کے خیر خواہ نہیں۔ پرویز مشرف کے بارے میں سعودی عرب کی وضاحت قابل اطمینان ہے۔

ایک شخص کے چھانسی لگنے سے کوئی قیامت نہیں آجائے گی۔ پرویز مشرف قومی مجرم ہے قوم اسے کبھی نہیں کھڑا دیکھنا چاہتی تھی۔ اس سلسلے میں کسی ملک کو مداخلت کا کوئی حق نہیں۔ پرویز مشرف کے چنگیزی کا رٹا ہے قوم کو نہیں بھولے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

6 جنوری 2013ء لاہور:- مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ایک شخص کے چھانسی لگنے سے کوئی قیامت نہیں آجائے گی۔ پرویز مشرف قومی مجرم ہے، قوم اسے کبھی نہیں کھڑا دیکھنا چاہتی ہے۔ اس سلسلے میں کسی ملک کو مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے۔ پرویز مشرف کے چنگیزی کا رٹا ہے قوم کو نہیں بھولے۔ مرکز 106 راوی روڈ پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر پروفیسر عبدالستار حامد، سینیٹر نائب ناظم اعلیٰ مولانا نعیم بٹ اور حافظ یونس آزاد سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پرویز مشرف سرعام کہتا ہے کہ اسے لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر ظالمانہ آپریشن اور اکبر گیلانی کے قتل پر بھی مجھے کوئی شرمندگی نہیں۔ امریکی ڈالروں کے عوض لاپتہ کیے جانے والے والدین کے ہزاروں لخت جگر کیسے فراموش کیے جاسکتے ہیں۔ آج کل پاکستان جن امریکی مظالم کا شکار ہے اس کی بنیاد پرویز مشرف کے دور اقتدار میں رکھی گئی تھی کہ جب افغانستان کو تباہ کرنے کے لیے پاکستانی حکومت کا غیر مشروط تعاون خارجہ بش کے قدموں میں رکھ دیا گیا تھا۔ اسی وقت سے امریکی جہازوں نے ہمارے ملک کے ہوائی اڈوں سے اڑائیں بھر بھر کر افغانستان کے مسلمانوں کو خاک و خون میں ترپانے کا جو سلسلہ شروع کیا تھا، وہ آج بھی قتل کے بغیر جاری ہے اور امریکی حوصلہ پا کر اب ڈرون حملوں کے ذریعے درجنوں پاکستانیوں کو روزانہ شہید کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پرویز مشرف نے داڑھی، پگڑی اور اسلام کو دہشت گردی کی نمایاں علامت بنانے میں اپنا حصہ ڈالا۔ فرزند پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو ایٹم بم بنانے کی سزا ٹیلی وژن پر ناکردہ گناہ کی معافی مانگنے کی صورت میں دی۔ اس نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکہ کے حوالے کیا اور عوفانہ ڈالروں کی صورت میں وصول کیا۔ بلوچستان میں فوجی آپریشن کیے اور سیاسی مسائل کو بددوق کی گولی سے حل کرنے کی روایت قائم کی۔ اکبر گیلانی کو موت کے گھاٹ اتار کر وہاں لاتناہی بدامنی اور لسانی و صوبائی تعصب کے عفریت کو بے لگام کر دیا۔ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں آری آپریشن کے ذریعے اپنے ہی شہریوں کو اپنی ہی گولیوں سے چھلکی کیا جاتا رہا۔ اپنی ہوس پرستی کے جواز کے لیے حدود آرڈیننس میں من پسند ترامیم کر کے اسے علما غیر مؤثر بھی اسی نے کیا۔ دینی مدارس کو دہشت گردی کے مراکز بنا کر تحارف کرانے کی ناپاک جسارت بھی اسی کے دور میں ہوئی تھی۔ سرکاری اداروں میں اعلیٰ مناصب اور آری میں تعینات باہل مسلمان افسران کو چن چن کر نکالا گیا۔ اور سب سے بڑھ کر آئین توڑا، عدلیہ کی تھیک کی۔ لہذا اسے کسی صورت بھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔ امید ہے عدالت ملک و قوم کے حق میں فیصلہ دے گی۔

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الاحمدی مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانہ اہل پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

گروی شدہ مکان میں رہائش رکھنا

سوال

میں نے کسی آدمی سے کچھ قرض لیا ہے اور اپنا مکان اس کے ہاں گروی رکھا ہے، کیا وہ آدمی جسے مکان دیا گیا ہے، اس میں رہائش رکھ سکتا ہے؟

جواب

کسی سے کوئی چیز خریدنے یا قرضہ لینے پر بطور ضمانت کوئی چیز حقدار کے پاس رکھنے کو گروی کہا جاتا ہے۔ جب قیمت یا قرض ادا کر دوں گا تو میری چیز مجھے واپس مل جائے گی۔ جائز مقصد کیلئے کوئی چیز گروی رکھنے میں کوئی خرابی یا قباحہ نہیں لیکن گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ قرضے یا ادھار قیمت کے عوض کوئی بھی فائدہ اٹھانا سود ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

”تو ایسی سرزمین (عراق) میں رہتا ہے جہاں سود کی وباء عام ہے، لہذا اگر تیرا کسی شخص کے ذمے کوئی حق ہے تو اس سے توڑی یا چارے کا گٹھ یا جو وغیرہ بطور ہدیہ قبول نہ کرنا کیونکہ یہ سود ہے۔“ (بخاری، المناقب: ۳۸۱۲)

اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ قرض کے عوض کوئی بھی فائدہ اٹھانا سود ہے۔ ہاں گروی رکھی ہوئی چیز پر خرچ کرنا پڑتا ہو تو خرچ کے عوض تھوڑا بہت فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ مثلاً کسی نے حقدار کے پاس بطور ضمانت کوئی جانور وغیرہ گروی رکھا ہو تو اسے گھاس یا چارہ ڈال کر اس پر سواری کی جاسکتی ہے یا اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے:

”سواری کا جانور اگر گروی ہے تو بقدر خرچ اس پر سواری کی جاسکتی ہے اور اگر دودھ والا جانور گروی ہے تو خرچ کے عوض اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے، سوار ہونے والے اور دودھ پینے والے کے ذمے اس کا خرچہ ہے۔“ (بخاری، الرهن: ۲۵۱۲)

حافظ ابن حجرؒ اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اگر کسی کے پاس گروی شدہ بکری ہے تو چارے کی قیمت کے مطابق اس کا دودھ پینے میں کوئی حرج نہیں، قیمت سے زیادہ دودھ حاصل کرنا سود ہے۔“ (فتح الباری ص ۵۸ ج ۵)

مرہونہ زمین کی صورت میں اگر مرتحن ٹھیکے پر دے تو ٹھیکے کی رقم راہن کے قرضہ سے منہا کر دی جائے۔ اگر مرتحن خود کاشت کرے تو پیداوار تقسیم کر کے مالک کے حصہ کے مطابق اس کا قرضہ کم کر دے۔

صورت مسئلہ میں کسی نے قرضہ کے بدلے اپنا مکان گروی رکھا ہے اگر قرضدار اس میں رہائش رکھنا چاہتا ہے تو اس کا کرایہ طے کیا جائے اور اس کرائے کی رقم کو قرضے سے کم کرتا رہے، اگر کرایہ کی رقم کو قرض سے منہا نہیں کرتا تو یہ صریح سود ہے۔

ہمارا رجحان یہ ہے کہ ایسی چیز گروی رکھی جائے جس پر خرچ کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ جیسے زیورات وغیرہ تاکہ وہ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ گروی چیز کی حیثیت ایک امانت کی سی ہے، جب ادھار یا قرض چکا دیا جائے تو وہ چیز مالک کو اصل حالت میں واپس کر دی جائے گی۔ (واللہ اعلم)

مدفن آدمی کا دوسروں کو پہچاننا

سوال

جب آدمی کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو کیا قبر کی زیارت کرنے والوں کو وہ پہچان لیتا ہے کہ فلاں شخص میری قبر پر کھڑا دعاء کر رہا ہے، وضاحت کریں؟

جواب

مرنے کے بعد قبر میں دفن ہونے سے لے کر قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے تک عالم برزخ ہے، اس کے متعلق اپنی طرف سے کوئی بات کہنا انتہائی خطرناک اقدام ہے۔ عالم برزخ کے متعلق جو کچھ کتاب و سنت میں ہے، اسی پر اکتفاء کیا جائے اور اس پر ایمان لایا جائے۔ کتاب و سنت میں اس کے متعلق کوئی صراحت نہیں۔

کچھ لوگوں نے ایسی احادیث بنا رکھی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کسی واقف شخص کو جب وہ قبر پر آتا ہے تو پہچان لیتی ہے، لیکن ایسی احادیث کی شرعی طور پر کوئی

حیثیت نہیں۔

قرآن وحدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ میت کو کوئی احساس نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی روح قبر میں موجود ہوتی ہے۔ ”اب مرنے والوں کے پیچھے ایک پردہ حائل ہے جو دوبارہ زندہ ہونے تک پڑا رہے گا۔“ (المومنون: ۱۰۰)

اس کا مطلب یہ ہے کہ فوت ہونے والوں اور اہل دنیا کے درمیان ایک مضبوط آڑ اور پردہ حائل ہے جو قیامت کے دن تک قائم رہے گا۔ اگر مرنے والا، مرنے کے بعد بھی قبر پر آنے والوں کو دیکھتا ہے اور انہیں پہچانتا ہے یا ان کی آمد محسوس کرتا ہے اور ان کی آواز سنتا ہے تو پھر اس کا تعلق دنیا سے ختم نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے اور دنیا کے درمیان کوئی پردہ حائل ہوا ہے۔ یہ تو قرآن کریم کی بیان کردہ حقیقت کے صریح خلاف ہے، اس کے علاوہ قرآن کریم میں ہے: ”آپ ان اہل قبور کو اپنی آواز نہیں سنا سکتے۔“ (فاطر: ۲۲)

ان دلائل کے بعد یہ عقیدہ رکھنا کہ جب بھی کوئی قبر پر آتا ہے تو میت اسے پہچان لیتی ہے اور اسے اس کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے، بالکل غلط اور کتاب وسنت کے خلاف ہے۔ (واللہ اعلم)

کئی سال تک کیلئے باغ خریدنا

سوال

ہمارے ہاں اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک باغ کئی سالوں تک کیلئے خرید لیا جاتا ہے، کیا شرعی طور پر اس طرح کی خرید و فروخت جائز ہے، وضاحت کریں؟

ہمارے ہاں جو کئی سال تک کیلئے باغات ٹھیکے پر دیئے جاتے ہیں، احادیث کی رو سے ناجائز ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”پھلوں کا سودا نہ کرو حتیٰ کہ ان کی صلاحیت معلوم ہو جائے۔ آپ نے بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو روکا ہے۔“ (ابوداؤد، البیہق: ۴۵۱۳)

جواب

صلاحیت سے مراد وہ کیفیت ہے جس کے بعد عام طور پر اس پر آفت کا احتمال نہیں رہتا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل پکنے سے پہلے ان کو فروخت کرنے سے منع فرمایا، پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ! پکنے کا کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا: ”وہ سرخ ہو جائیں۔“ (بخاری، البیہق: ۲۱۹۸)

جب موجودہ پھل جو ابھی تک کھانے کے قابل نہیں ہوا اس کی خرید و فروخت شرعاً ناجائز ہے تو آئندہ کئی سالوں تک ٹھیکے کیسے جائز ہو سکتا ہے جبکہ ان کا پھل بالکل معدوم ہوتا ہے۔ اس ممانعت کی وجہ بالکل واضح ہے کہ اس میں دھوکہ ہی دھوکہ ہے، اس کے علاوہ یہ ایک مجہول چیز کی خرید و فروخت ہے جس کی شرعاً اجازت نہیں۔ پھر یہ ایسی چیز کی بیچ ہے جو بیچنے والے کے پاس نہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جو چیز تیرے پاس نہیں اسے مت بیچو۔“ (ترمذی، البیہق: ۱۲۳۲)

ان تمام احادیث کا تقاضا ہے کہ کئی سالوں تک کیلئے باغات کا ٹھیکہ لینا جائز نہیں۔ اس کے علاوہ ایک صریح حدیث بھی اس سلسلہ میں وارد ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے کئی سال کیلئے پھل بیچنے سے منع فرمایا ہے۔“ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی خرید و فروخت میں سراسر دھوکہ اور فراڈ ہے۔ (واللہ اعلم)

مسئلہ وراثت

سوال

ایک آدمی فوت ہوا، پس ماندگان میں بیٹی، پوتی اور ایک بھائی ہے، ترکہ سے ہر ایک کو کتنا کتنا حصہ ملے گا؟

صورت مسئلہ میں میت کے ذمے قرض کی ادائیگی اور نفاذ وصیت (اگر ہے) کے بعد ترکہ کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ بیٹی کو کل ترکہ سے نصف دیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر ایک بیٹی ہے تو اسے نصف دیا جائے۔“ (النساء: ۱۱)

جواب

پوتی کو چھٹا حصہ دے کر ۲/۳ کی تحلیل کر دی جائے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا تھا کہ بیٹی کو نصف دے کر پھر پوتی کو چھٹا حصہ دیا اور فرمایا کہ یہ تثلیث کی تحلیل ہے۔ (بخاری، الفرائض: ۶۷۵۶) ان کے مقررہ حصے دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کے بھائی کو دے دیا جائے، حدیث میں ہے:

”مقررہ حصہ داروں کو حصے دے کر جو باقی بچے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ دار کا ہے۔“ (بخاری، الفرائض: ۶۷۳۵)

سہولت کے پیش نظر جائیداد کے چھ حصے کر لئے جائیں، ان میں سے نصف یعنی تین حصے بیٹی کو، چھٹا حصہ یعنی ایک پوتی کو (اس طرح ۱+۳=۴) دو تہائی لڑکیوں کو مل جائے گا اور باقی دو حصے بھائی کو دے دیئے جائیں۔ (واللہ اعلم)

امام مسجد الحرام
نذیر الشیخ
ڈاکٹر سعود الشریع

نیک شگونی اور بدفالی میں سے بہتر راستہ

جناب حافظ عبدالحمد ازہر

جناب حافظ محمد سرور

حمد و ثناء کے بعد:

سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ سب سے برے امور وہ ہیں جو خود ساختہ ہوں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑ لو، اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور جو کوئی اس سے علیحدہ ہو، وہ آگ کی جانب علیحدہ ہوتا ہے، فرمان الہی ہے:

﴿وَمَنْ يُضَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۚ وَآثَاقُهَا مَصْبُورٌ﴾ (النساء: ۱۱۵)
”مگر جو شخص رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے، درآں حالیکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو، تو اس کو ہم اسی طرف چلائیں گے جدرہ وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔“

اے اہل اسلام! کارزار زندگی مصائب پریشانیوں اور انسان کی ان خامیوں اور اچھائیوں سے بھرپور ہے جو اس کے سینے میں پریشانی کی آگ بھڑکاتی ہیں، جہاں نہ ہوا اور اندھن ہے کہ وہ پریشانی بھڑک کر شعلہ بن جائے اور نہ پانی ہے کہ بجھ جائے اور انسان یونہی غم کی اس آگ میں جل جل کر بندرت ختم ہوتا اور ہلاک ہو جاتا ہے۔

دراصل یہ الناک زندگی کی گردشیں ہیں جن میں لوگ سرگرداں رہتے ہیں۔ اپنی ذات کی تجارت کرتے ہیں پھر یا تو اسے آزاد کرا لیتے ہیں یا ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ لوگوں کو چنچنے والی یا ان کے گھروں میں اترنے والی تکلیفوں اور پریشانیوں سے متعلق لوگوں کا یہی رویہ ہے سوائے اس کے جس پر اللہ رحم کرے اور ایسے لوگ بہت ہی تھوڑے ہیں۔

جب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور کانوں سے سنتے ہیں کہ ہمارے دینی بھائیوں پر یا ہمسایوں پر یا رشتہ داروں پر یا ان کے آگے پیچھے خود ہم پر مصیبتیں اور

پریشانیاں پے در پے اتر رہی ہیں تو ان کے سامنے ہماری آنکھیں پھٹی رہ جاتی ہیں اور ہم ان کا مقابلہ کرنے کیلئے ایک اندھی اونٹنی کا سامنا معقول رویہ اپناتے ہیں۔ ہم پر ناامیدی، مایوسی اور بدفالی کے گہرے بادل چھا جاتے ہیں جس سے پریشانی مزید بڑھتی ہے، کرب میں اور اضافہ ہو جاتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہمیں بڑی مشقت سے آسمان کی جانب چڑھا پڑ گیا ہے۔ اس طرح ہمارے زخم اور زیادہ دردناک ہو جاتے ہیں۔

یہ سب کچھ ہمیں تب پیش آتا ہے جب ہم اللہ سے اچھی امید یا حسن ظن کھو بیٹھتے ہیں۔ کیونکہ پریشانیوں، مصیبتوں اور تنگیوں کے جھوم میں ہم سب کے لئے بے انتہا ضروری ہے کہ ہم بعد میں آنے والی کشادگی اور خوشحالی کا تصور اپنے سامنے رکھیں۔

ہر وہ معاشرہ جسے داخلی اور خارجی جنگوں اور تخریب کاریوں کا سامنا نہیں، وہ عافیت اور سلامتی میں ہے۔ اسے چاہئے کہ اس نعمت کا احساس کرے۔ عقیدہ، نظریات، خوراک، صحت، مال و دولت اور نظام جرم و سزا کے باب میں اسے برابر اور مسلسل جواستحکام اور امن حاصل ہے اس کے نفاذ کے اسباب مہیا کرے اور لاقانونیت، افتراق اور گروہ بندی کے اسباب کا قلع قمع کرنے میں اپنی پوری ہمت اور کوشش صرف کرے، اس سے پہلے کہ ہمارے پاس کوئی چارہ رہے نہ قوت۔ کیونکہ پرہیز علاج سے اور بچاؤ نجات کی کوشش سے بہتر ہے۔

آزمائشوں اور مصیبتوں کی سب سے بہترین دوا اور انجام کے اعتبار سے سب سے سودمند علاج یہ ہے کہ اللہ پر اچھا گمان کیا جائے۔ آدمی کے احساس سے نیک امید جنم لے کیونکہ نیک امید سے ہی پروردگار پر اچھا گمان قائم ہوتا ہے اور نبی کریم ﷺ کی سیرت کی پیروی نصیب ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کو اچھی فال پسند تھی جبکہ آپ ﷺ بدفالی کو ناپسند کیا کرتے تھے کیونکہ یہ بغیر کسی حقیقی وجہ

کے اللہ پر برا گمان قائم کرنے کے مترادف ہے۔

اللہ تعالیٰ پریشانیوں کو اپنے بندوں کے لئے باعث اجر بناتا ہے۔ ان کے درجات بلند کرتا ہے۔ گناہ مٹاتا ہے اور پھر انہیں آسانی سے اور اچھے نتائج سے نوازتا ہے۔ کتنی ہی پریشانیاں ایسی ہیں جن کے دامن میں آسانیاں ہوتی ہیں اور کتنی ہی تکلیفیں ہیں جو خوشحالیوں کا پیش خیمہ بنتی ہیں۔

﴿فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۖ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾ (الم نشرح: ۵-۶)

”پس حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔ بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔“

جبکہ ایک پریشانی دو آسانیاں پر کبھی غالب نہیں آسکتی۔ لیکن پریشانی سے آسانی تک پہنچنے کا راستہ صرف نیک فال اور اللہ سے اچھی امید قائم کرنا ہے۔ اس سے آپ کو ایک روشنی جگمگاتی دکھائی دے گی خواہ آپ آنکھوں سے محروم ہی کیوں نہ ہوں، جبکہ بدفالی سے صرف اندھیرے ہی نظر آتے ہیں خواہ آپ کی نگاہ لوگوں میں سب سے تیز ہو۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سیرت کا جائزہ لینے والا آپ ﷺ کی زندگی کو نیک فال اور اچھی امید سے بھرپور دیکھتا ہے خواہ آپ ﷺ اپنے جانی دشمن کے سامنے بھی کھڑے ہوتے تو اچھی امید قائم کرتے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب قریش کی طرف سے سمیل بن عمرو نامی ایک شخص بطور نمائندہ آیا تو آپ ﷺ نے اس کے نام ”سمیل“ سے اچھی فال لیتے ہوئے فرمایا کہ ”معاملہ آسان ہو گیا۔“

نیک فال میں چونکہ اللہ پر اچھا گمان پایا جاتا ہے اور بندے اور پروردگار کے مابین اسی نیک گمان کی بنیاد پر تعلق قائم ہوتا ہے تو نبی کریم ﷺ کو اسی بناء پر نیک فال اس قدر پسند تھی کہ آپ ﷺ کسی آدمی کا نام رکھتے

﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾ (المائدہ: ۳۸-۳۹)

”ہر نفس، اپنے کسب کے بدلے رہن ہے، دائیں بازو والوں کے سوا۔“

اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کیلئے قرآن مجید کو بابرکت بنائے۔ مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات اور ذکر حکیم سے فائدہ پہنچائے۔ آمین!

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد، اللہ کے بندو!

اللہ کا ڈر اپناؤ۔ یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لو کہ آدمی جب لوگوں اور جماعتوں کو مصیبتوں اور آزمائشوں میں مبتلا دیکھے تو اسے اس بات پر توجہ کرنا چاہئے کہ کس طرح ان کے حوصلے پست ہو چکے ہیں اور ان کی ہمتیں جواب دے گئی ہیں۔ اب نہ تو وہ سر بلندی کی کوئی کوشش کرتے ہیں اور نہ نیک امید قائم کرتے ہیں۔ ان کے دلوں پر مایوسی، ناامیدی اور شکست خوردگی کے لشکر اپنے خیمے گاڑ چکے ہیں، اب نہ تو انہیں امید کی کوئی کرن دکھائی دیتی ہے اور نہ نیک شگونی کی کوئی راہ جھکتی ہے۔

اگر ان لوگوں کو اس بات کا بخوبی شعور ہوتا کہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے، وہ پناہ دیتا ہے لیکن اس کے خلاف کسی کو پناہ نہیں دی جاسکتی، جو وہ چاہے، وہی ہوتا ہے اور جو وہ نہ چاہے، وہ نہیں ہو سکتا، اگر انہیں ان باتوں کا پتا ہوتا تو ان پر بھی مایوسی نہ چھاتی یا انہیں وہ ناامیدی ہرگز نہ آگھیرتی جو انہیں پریشانی، غم اور اضطراب میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔ بسا اوقات یہ ایسے بچے ہوئے جال کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جو ان سب کو اپنی پلیٹ میں لے لیتا ہے۔

اللہ کے بندو! نیک شگونی میں صبر، رضا، امید، نصرت اور عزت پائی جاتی ہے جبکہ مایوسی اور بد شگونی میں بے چینی، پریشانی، اضطراب اور ناکامی پائی جاتی ہے۔

ضروری نہیں کہ نیک شگون سے چیزیں اسی طرح پیش آئیں بلکہ دراصل یہ بد شگونی اور ناامیدی کا علاج ہے۔ اچھی امید سے آدمی کی سوچ اور جسم سلامت رہتا ہے اور بندہ اللہ اور اس کے رسول کے قریب ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے نیک امید کا حکم دیا ہے۔ جبکہ مایوسی کی

پلاتے کہ اللہ تعالیٰ ان کی تنگی کو آسانی میں اور قحط سالی کو بارش اور خوشحالی میں بدل دے۔

جب بارش کے نہ ہونے کی صورت میں اس طرح نیک امید پر قائم رہنے کی ضرورت ہے تو نصرت، عزت، طاقت اور وقار کے چھن جانے کی صورت میں کس قدر ضرورت ہوگی نیک امید سے وابستہ رہنے کی؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب خوارج کے ساتھ لڑائی کیلئے نکلنا چاہا تو ایک نجوی ان کے سامنے آیا اور کہنے لگا کہ امیر المؤمنین! آپ یہ سفر نہ کیجئے۔ کیونکہ چاند برج عقرب میں ہے اور اگر اس حالت میں آپ سفر کرتے ہیں تو آپ کے ساتھی شکست کھا جائیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے لگے کہ ہم تو اللہ پر اعتماد اور توکل کرتے ہوئے اور تجھے جھٹلاتے ہوئے یہ سفر ضرور کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے سفر کیا اور ان کا یہ سفر مبارک رہا اور اکثر خارجی مارے گئے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کو اس سے بے انتہاء مسرت ہوئی۔

یہی وہ نیک فال اور اچھی امید ہے جو انہوں نے اپنے حبیب اور اپنے قائد سے سیکھی تھی۔

اس لئے اے انسان! تجھے زندگی اور اس کے کاموں میں امید یا ناامیدی، نیک شگون یا بد شگونی دونوں کا اختیار ہے۔ لیکن اگر امید اور نیک شگون ہوگا تو اللہ کی معیت حاصل ہوگی اور اگر ناامیدی اور بد شگونی ہوگی تو شیطان کا ساتھ ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا التَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزَنَ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (المجادلہ: ۱۰)

”کانا پھوسی تو ایک شیطانی کام ہے، اور وہ اس لیے کی جاتی ہے کہ ایمان والے لوگ اُس سے رنجیدہ ہوں، حالانکہ بے اذن خدا وہ انہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔“

جبکہ ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”میں اپنے بندے کے اسی گمان کے پاس ہوں جو وہ میرے متعلق قائم کرے۔“ (بخاری و مسلم)

اس لئے اے انسان! یہ دونوں راستے اور دونوں دروازے تیرے سامنے کھلے ہیں۔ اب تو خود فیصلہ کر لے کہ تجھے کون سا طریقہ اور کون سا دروازہ اختیار کرنا ہے۔

ہوئے اچھائی کا خیال رکھتے اور وہ نام پسند کرتے جس میں بدفالی کی بجائے نیک فال کا پہلو ہوتا۔

نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مرتبہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے دادا آئے۔ جن کا نام ’صحن‘ تھا یعنی دشوار اور مشکل۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میرا نام صحن ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”نہیں، تم تو ’سہل‘ ہو، یعنی آسان اور نرم۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے والد کا رکھا ہوا نام نہیں بدل سکتا۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہمارے خاندان میں سختی و درشتی ہمیشہ رہی۔ (بخاری)

جبکہ نبی کریم ﷺ کی یہ نیک فال محض واقعاتی امور تک محدود نہ تھی بلکہ آپ ﷺ اپنے خوابوں کی تعبیر میں بھی اسی نیک فالی کے طریقے پر کاربند تھے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”میں نے ایک بار خواب میں دیکھا کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر جمع ہیں اور ہمارے پاس ابن طاب کی بہت ہی عمدہ کھجوریں لائی گئی ہیں۔ میں نے اس کی تعبیر یوں کی کہ ہمیں دنیا میں بلندی ملے گی۔ آخرت میں ہمارا انجام اچھا ہوگا اور ہمارا دین سر بلند ہوگا۔“

دیکھئے کہ ہمارے حبیب اور رہنما ﷺ کی سیرت نیک فال سے کس قدر بھرپور ہے۔ آپ ﷺ پسند نہیں کرتے تھے کہ آپ ﷺ کی امت ناامید ہو یا بدفالی لے۔ کیونکہ آپ ﷺ کو تو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا تھا۔ آپ ﷺ لوگوں کو اللہ کے قریب کرتے، ان میں نیک امید اور اچھے گمان کی روح جگاتے حتیٰ کہ اس موقع پر بھی جب آدمی اپنے رب سے دعا کر رہا ہو۔

حضور ﷺ ہمیں نیک فال کی تلقین کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ”اللہ سے دعا یوں مانگو کہ تمہیں قبولیت کا پورا یقین ہو۔“ (ترمذی)

آپ ﷺ اپنی امت کی تربیت اسی نیک فال پر کرتے خواہ انہیں کتنے ہی سخت حالات گھیر لیں۔ خواہ ان پر مصیبتوں اور تکلیفوں کا جھوم ہو۔ پہاڑ پھٹ جائیں اور زمین گرد و غبار سے اٹ جائے کیونکہ آسانی دراصل نیک امید میں اور کشادگی اللہ پر اچھا گمان قائم کرنے میں مضمر ہے۔ نبی کریم ﷺ جب اپنے صحابہ کے ساتھ نماز استسقاء ادا کرتے تو اپنی چادر کی تہہ کو اس نیک امید کے ساتھ

محبت رسول ﷺ اور اس کے تقاضے

تحریر: جناب عبدالملک مجاہد ریش

رہے ہیں کہ اچانک فاروق اعظم کے دل میں آپ ﷺ کی محبت کا دریا موجزن ہونے لگتا ہے اور عرض کرتے ہیں:

((يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي))

”اللہ کے رسول! مجھے آپ اپنی جان کے علاوہ ہر شے سے بڑھ کر محبوب ہیں۔“

آپ نے ارشاد فرمایا:

”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ“

”نہیں عمر! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جب تک تم مجھ سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت نہ کرو گے تمہارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔“

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بلا تاخیر فوراً عرض کی: اللہ کے رسول! اب تو آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”إِلَّا يَا عُمَرُ“ ”عمر! اب تمہارا ایمان کامل اور مکمل ہے۔“

صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنِّي لَأَعْرِضُ حَتَّى يَمُوتَ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ، إِنِّي لَأَعْرِضُ الْآنَ))

”میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو مجھے مبعوث کیے جانے سے پہلے سلام کیا کرتا تھا۔ میں آج بھی اسے پہچانتا ہوں۔“

قارئین کرام! اگر شجر اور حجر اللہ کے رسول ﷺ کو پہچانتے، ان کو سلام کرتے اور آپ سے محبت کرتے تھے، تو ہمیں آپ کی محبت میں ان سے کہیں آگے بڑھ کر ہونا چاہیے۔ آپ ﷺ کی محبت کے تقاضے کیا ہیں، آپ سے محبت کیسے کی جائے؟ اس بارے میں ہم آگے جا کر (ان شاء اللہ) پڑھیں گے، مگر اس سے پہلے ایک واقعہ پڑھتے ہیں، بڑا ہی خوبصورت واقعہ جس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ کھجور کا بے جان تنا بھی آپ سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔

اللہ کے رسول ﷺ ہجرت کر کے مدینہ شریف تشریف لاتے ہیں تو سب سے پہلے اللہ کا گھر تعمیر کرتے ہیں۔ مسجد نبوی کی تعمیر میں آپ نے خود حصہ لیا، آپ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوتے تو کھجور کے ایک تنے کے سہارے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد

اللہ کے رسول ﷺ مسکرا رہے ہیں، اپنا قدم مبارک اٹھاتے ہیں اور پہاڑ پر اسے مارتے ہوئے فرماتے ہیں: ”أُبْنْتُ أَحَدًا“ ”میں تم کو ایک ثابت قدم ہو جاؤ۔“ احد پہاڑ کو جب احساس ہوتا ہے کہ حبیب پاک ﷺ کے قدم مبارک اس پر پڑے ہیں تو وہ طے سے رک جاتا ہے۔ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا: احد تم کو جاؤ ((مَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ)) ”تمہارے اوپر اس وقت ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید کے سوا کوئی نہیں۔“

میں نے اوپر عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ سے جمادات بھی محبت کرتے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے جب آپ وادی ”قرن“ سے گزرے تو ارشاد فرمایا:

”میں تو جلد از جلد تیزی سے مدینہ جانے والا ہوں۔ جس کا دل چاہے وہ بھی میرے ساتھ تیز رفتاری سے چل پڑے، جو چاہے بے شک ٹھہر جائے۔“ اس واقعہ کے راوی ابو حمید کہتے ہیں کہ ہم بھی اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ چل پڑے۔ جب ہم مدینہ شریف کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے احد کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا:

((هَذَا أَحَدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) ”یہ احد ہے یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“ ایک اور مرفوع حدیث میں ہے: ”احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“ ((وَهُوَ مِنْ جِبَالِ الْحَنَّةِ)) ”اور وہ جنت کے پہاڑوں میں سے ہے۔“

اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت ہمارے دین کی شرط اول ہے۔ آئیے ایک منظر آپ کو دکھاتے ہیں:

بخاری شریف کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر چل

مدینہ شریف کے اتر پورٹ سے اگر ہم شہر میں داخل ہونے لگیں تو ہماری دائیں جانب سرخ رنگ کا جبل احد ہے۔ کم و بیش 1077 میٹر اونچا، سات کلومیٹر لمبا اور تین کلومیٹر چوڑا یہ پہاڑ مدینہ طیبہ کا سب سے بڑا اور اونچا پہاڑ ہے۔ مسجد نبوی یہاں سے صرف چار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اسلامی تاریخ میں اس پہاڑ کی بڑی اہمیت ہے۔ بلاشبہ یہ سرخ رنگ کا پہاڑ ہے۔ مگر یہ عام پہاڑوں جیسا نہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَحَدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ))

”احد ایک ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“

فداہ ابی و امی رضی اللہ عنہما، بلاشبہ حرد شجر، حیوانات، انسان اور جنات بھی آپ سے محبت کرتے تھے۔ ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ کسی شخص کو کوئی دیوار یا پتھر اس کی خوبصورتی کی وجہ سے یا اس کے قیمتی ہونے کی وجہ سے بہت پسند ہے، مگر ایسا کبھی نہیں ہوا کہ وہ پتھر یا دیوار پکار کر کہے: میں فلاں شخص کو پسند کرتا ہوں یا اس سے محبت کرتا ہوں مگر ہمارے نبی کریم ﷺ سے جمادات و اشجار نے بھی اس انداز میں محبت کی کہ وہ آپ کی جدائی میں ہچکیاں لے لے کر روتے رہے اور آپ کو سلام کرتے رہے۔

سن تین ہجری میں غزوہ احد ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو اس غزوہ میں شکست کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ستر صحابہ کرام شہید ہو جاتے ہیں۔ ان کی قبریں جبل احد کے دامن میں بنائی جاتی ہیں۔ ان شہداء میں اللہ کے رسول ﷺ کے چچا اور دودھ شریک بھائی سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب بھی شامل ہیں۔ وہ بھی اسی میدان میں مدفون ہیں۔ صحیح بخاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ، سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ احد پہاڑ کے اوپر تشریف لے جاتے ہیں۔ احد پہاڑ ہلنا شروع کر دیتا ہے۔

شہادت رسول ﷺ

سیدنا انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) اللہ کے رسول ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”تَکَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ“ ”آپ ﷺ بہترین انسان تھے۔“ ”وَکَانَ أَحْوَدَ النَّاسِ“ ”آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خبی تھے۔“ ”وَکَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ“ ”لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر آپ ہی تھے۔“

ایک مرتبہ رات کے وقت مدینہ طیبہ میں لوگ سوئے ہوئے تھے کہ انہوں نے کچھ آوازیں، کچھ شور شرابا سنا..... سب گھبرا کر اٹھے۔ اندیشہ تھا کہیں مدینہ پر شب خون نہ مار دیا گیا ہو۔ کوئی دشمن حملہ آور نہ ہو گیا ہو۔ لوگوں کا رخ مدینے سے باہر کی طرف ہے تاکہ اس آواز کی حقیقت کا علم ہو سکے۔ ایسا تو نہیں کہ دشمنان اسلام نے کوئی سازش کی ہو، لیکن صحابہ حیرانگی کے عالم میں دیکھ رہے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ، ابوطحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر بغیر زین ڈالے سوار ہو کر مدینہ کے باہر سے تشریف لا رہے تھے۔ لوگوں کو دیکھا کہ وہ خوف و سراسیمگی کی حالت میں ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اطمینان سے اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ، ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ میں اکیلا ہی مدینہ کی سرحدوں کا جائزہ لے آیا ہوں۔ دشمن بھاگ گیا ہے۔ میں دور دور تک دیکھ آیا ہوں۔“ اللہ کے رسول ﷺ، ابوطحہ کے گھوڑے کی تعریف بھی فرما رہے ہیں کہ یہ تو ہوا کی طرح ہے..... بہت تیز دوڑتا ہے۔ لوگوں میں عمومی تاثر یہ تھا کہ ابوطحہ کا گھوڑا بہت آہستہ چلتا ہے، مگر یہ بھی اللہ کے رسول کا معجزہ تھا کہ آپ اس گھوڑے پر سوار ہوئے تو یہ اتنا تیز دوڑنے لگتا ہے کہ اسے آپ ”بحر“ کے لقب سے ملقب فرماتے ہیں۔

بدر کی لڑائی ”یوم الفرقان“ کے نام سے معروف ہے۔ اس روز اللہ کے رسول ﷺ نے بھی دشمن کے مقابلہ میں نہ صرف عملاً لڑائی کی بلکہ لشکر اسلام کی بڑی جرأت و حکمت سے قیادت بھی فرمائی۔ وہ باقاعدہ میدان جنگ میں اترے۔ سیدنا علی بن ابی طالب فرماتے ہیں: بدر کے روز ہم اللہ کے رسول ﷺ کی پناہ لے رہے تھے۔ آپ ﷺ دشمن کے بالکل قریب تھے۔ اس روز آپ کا

اللہ ﷻ سے اس قدر محبت رکھتا ہے تو تم پہ بدرجہ اولیٰ لازم ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے شدید محبت کرو اور آپ ﷺ سے ملاقات کا شوق رکھو۔

آئیے! اب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کے تقاضے کیا ہیں اور اس سلسلے میں ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں:

آپ ﷺ سے محبت کا ایک لازمی تقاضا یہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں آپ کی مکمل اتباع کی جائے۔ ایک دفعہ کچھ لوگوں نے سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا: ہم قرآن کریم میں مقیم شخص کی نماز اور حالت جنگ کی نماز یعنی صلاۃ الخوف تو دیکھتے ہیں مگر مسافر کی نماز کا ذکر قرآن کریم میں کہیں نہیں پاتے۔ سیدنا عبد اللہؓ نے فرمایا: اللہ کے بندو! دین اس چیز کا نام ہے کہ ہم نے جو کچھ آپ ﷺ کو سرفروغ و حضر میں کرتے ہوئے دیکھا ہے اس پر مکمل طور پر عمل کریں۔ اگر مسافر کی نماز قرآن کریم میں مذکور نہیں تو کیا ہوا۔ ہم نے خود اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ کئی بار سفر کیا ہے اور آپ کے ساتھ حالت سفر میں نماز قصر ادا کی ہے۔ اس سے بڑھ کر کسی دلیل کی ضرورت کیا ہوگی؟۔ سیدنا عمر بن عبد العزیزؓ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے جو سنتیں جاری فرمائی ہیں، ان پر عمل کرنے والا ہی ہدایت یافتہ ہے اور ان کی مخالفت کرنے والا گمراہ، بے دین اور جہنمی ہے۔

آپ ﷺ سے محبت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کا احترام اور ادب اسی طرح کیا جائے جس طرح آپ کی زندگی میں کیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ کا کسی موقع پر ذکر ہو تو آپ پر درود بھیجنا آپ کی محبت کا لازمی تقاضا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ کی ازواج مطہرات کا احترام و اکرام، آپ کے صحابہ کا احترام کرنا اور ان سے محبت رکھنا، آپ کے اہل بیت اور آپ کے تمام اہل ایمان رشتہ داروں کا ادب و احترام اور ان سے محبت ہر مسلمان پر واجب ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ کی حدیث اور آپ کے فرامین کو ادب و احترام سے سننا اور ان پر عمل کرنا، آپ ﷺ کی سیرت اور آپ کے حالات زندگی کا تذکرہ محبت اور احترام سے سننا اور آپ کی سیرت کو عملی زندگی میں اختیار کرنا ہم سب کی دینی ذمہ داری ہے۔

فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن کسی انصاری مرد یا عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے لیے ایک منبر نہ بنا دیں؟! ارشاد فرمایا: ”اگر چاہو تو بنا دو۔“ چنانچہ انصار کے لوگوں نے آپ کے لیے منبر بنا دیا۔

اس منبر کی تین میزھیاں تھیں۔ اللہ کے رسول ﷺ خطبہ دیتے وقت اس کی آخری میزمرہ پر تشریف فرما ہوتے اور پاؤں مبارک دوسری میزمرہ پر رکھتے تھے۔ اس طرح لوگ دور سے بھی آپ ﷺ کو دیکھ سکتے تھے اور ان تک آپ کی آواز بھی واضح طور پر پہنچ جاتی تھی۔

وہ جمعہ المبارک کا دن تھا جب اللہ کے رسول ﷺ خطبہ دینے کے لیے مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ جب آپ اس تنے کے پاس سے گزر کر منبر پر تشریف فرما ہو گئے تو تنے سے ایک دردناک آواز نکلنے لگی جو آہستہ آہستہ بلند ہوتی چلی گئی۔ یہ آواز بڑی ہی دل ہلا دینے والی تھی۔ صحابہ کرامؓ اس آواز کی طرف متوجہ ہیں۔ ان کے لیے لکڑی کے ایک خشک تنے کا رونا اور اس میں سے آواز کا نکلنا باعث تعجب و حیرت تھا۔ رحمت دو عالم ﷺ اپنے منبر سے نیچے اترے، تنے کو اپنے مبارک سینے سے لگایا اور شفقت سے اس پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

صحابی بیان کرتے ہیں کہ آپ کے اس پر ہاتھ پھیرنے سے گویا اسے قرار اور چین آگیا۔ اس کے رونے کی آواز اس طرح آہستہ ہوتی چلی گئی جیسے روتا ہوا بچہ آہستہ آہستہ ہچکیاں لے کر خاموش ہو جاتا ہے۔ کہاں وہ وقت تھا جب پیارے رسول ﷺ اس پر اپنا دست شفقت رکھ کر اس پر دباؤ ڈال کر کھڑے ہوتے اور وعظ فرماتے اور کہاں یہ فراق! یہ جدائی..... اللہ کے رسول ﷺ نے اس کے رونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: یہ تھا اس وجہ سے رو رہا ہے کہ اس کے پاس اللہ کا ذکر ہوتا تھا اور یہ اسے سنتا تھا۔

وہ تھا جو اللہ کے رسول ﷺ کی جدائی میں روتا رہا اس کے بارے میں سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ اس ستون کو سیدنا ابی بن کعبؓ اپنے گھر لے گئے۔ اسے پھر منبر کے نیچے دفن کر دیا گیا۔

امام حسن بصریؒ جب تنے کے رونے والا واقعہ روایت کرتے تھے تو خود بھی آبدیدہ ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے: اللہ کے بندو! ایک بے جان تنا رسول

ہوا بہادر قبیلہ تھا۔ یہ لوگ تیر اندازی میں ماہر تھے۔ فتح مکہ کے بعد بنو ہوازن اور بنو ثقیف ملکر مسلمانوں کے خلاف حنین کی وادی میں آتے ہیں۔ حنین کی وادی مکہ مکرمہ سے زیادہ دور نہیں۔ مکہ سے جنوب کی طرف سفر کریں تو جلد ہی آپ حنین کی جگہ پہنچ جائیں گے۔ اس جنگ میں دشمن نے اتنی اچھی منصوبہ بندی کر رکھی تھی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کی تھی۔ انہوں نے اپنے تیر اندازوں کی ایک بڑی تعداد کو پہاڑوں اور گھائیوں میں چھپا رکھا تھا۔

جب مسلمانوں کا لشکر وہاں پہنچا تو انہوں نے اس زور سے تیر اندازی کی کہ مسلمانوں میں بھڑک مچ گئی۔ مسلمانوں کی یہ حالت قرآن کریم کے الفاظ میں یوں بیان کی گئی ہے: ﴿وَصَافَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ زمین اپنی تمام تر وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہو چکی تھی، لیکن اس موقع پر اللہ کے رسول ﷺ کی بہادری اور جواں مردی کو ملاحظہ کیجیے کہ آپ ﷺ اپنی جگہ استقلال واستقامت کا پہاڑ بن کر ڈٹے ہوئے ہیں۔ آپ سفید رنگ کے فخر پر سوار ہیں۔ آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب بھاگ کر آگے بڑھتے ہیں اور فخر کی لگام پکڑ لیتے ہیں۔ ادھر چچا سیدنا عباس بن عبدالمطلب نے رکاب تھام لی ہے کہ کہیں فخر تیزی سے آگے نہ بڑھ جائے۔ اس بھڑک میں بھی اللہ کے رسول ﷺ کی سواری کا رخ کفار کی طرف ہے۔ آپ پیچھے ہٹنے کی بجائے آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اپنے فخر کو ایڑ لگا رہے ہیں۔ ہاتھ میں تلوار ہے اور اونچی آواز سے رجز یہ کلمات کہہ رہے ہیں:

’أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبٌ..... أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ‘

”میں نبی ہوں، اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں سردار عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔“

قارئین کرام! مشکل کی اس گھڑی میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ اس وقت جو عظیم صحابہ ثابت قدم رہے، ان میں سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عباس بن عبدالمطلب، سیدنا فضل بن عباس اور سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ ایک نہایت بہادر اور حوصلہ مند خاتون ام سلیم بھی اسلام کے ان سپوتوں میں شامل تھیں جن کے قدم ثابت رہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کی تھی:

اپنے لشکر میں پہنچا تو اس کی حالت دیدنی تھی۔ یہ چیخ رہا تھا..... چلا رہا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ اس کی گردن پر معمولی سی خراش آئی ہے۔ کہنے لگے: بہادر بنو یہ معمولی سا زخم ہے، تم اس قدر چیخ کیوں رہے ہو؟! انہوں نے اسے تسلی دینے کی کوشش کی..... واللہ! تم نے ایسے ہی دل چھوڑ دیا ہے..... ہمیں کوئی خاص زخم تو لگا نہیں۔ ابی بن خلف اپنے ساتھیوں سے ناراض ہو رہا تھا، کہنے لگا: تمہیں کیا معلوم! مجھے کتنی سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ بالآخر اس کے منہ سے درست اور صحیح بات نکل ہی گئی۔ بڑی مایوسی اور ناامیدی کے عالم میں کہنے لگا: محمد (ﷺ) نے مکہ میں مجھ سے کہا تھا کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھ پر ٹھوک بھی دیتے تو میری جان چلی جاتی۔

غزوہ احد کے اختتام پر ابی دوسرے لشکر کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس کے زخم سے خون تو بند تھا، مگر اس میں درد بہت شدت اور غضب کا تھا۔ جب مکہ کے قریب ”سرف“ کے مقام پر پہنچا تو یہ اسی زخم کے وجہ سے واصل جہنم ہو گیا۔ ایک روایت کے مطابق یہ اپنے ہمراہیوں سے کہتا تھا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو تکلیف مجھے ہے اگر وہ ذوالجہاز کے باشندوں کو ہوتی تو وہ سب کے سب مر جاتے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ ﷺ بدترین دشمنوں کے لیے بھی خیر چاہتے تھے، مگر ابی بن خلف بد بد بخت اور بد خلق شخص تھا جو آپ کو مکہ میں دیکھتا تو کہتا: محمد! میرے پاس ”عود“ نامی ایک گھوڑا ہے میں اس کو روزانہ تین صاع یعنی سات آٹھ کلو دانہ کھلاتا ہوں۔ تم دیکھنا، میں اس پر بیٹھ کر تمہیں قتل کروں گا۔ اس کے جواب میں اللہ کے رسول ﷺ فرماتے: ”ان شاء اللہ میں ہی تمہیں قتل کروں گا۔“ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اس شخص پر اللہ کا غضب سب سے شدید ہوتا ہے جس کو اللہ کا رسول اپنے ہاتھ سے اللہ کی راہ میں قتل کر دے۔ اللہ کے رسول ﷺ لوگوں میں سے کسی اور کو بد بخت نہیں بنانا چاہتے تھے۔ اس لیے آپ نے پوری زندگی میں سوائے ابی بن خلف کے کسی دوسرے شخص کو قتل نہیں کیا۔ قارئین کرام! ہم اللہ کے رسول ﷺ کے بہادر اور شجاع ہونے کی بات کر رہے تھے۔ بنو ہوازن عرب کا مانا

حال یہ تھا: وَكَانَ مِنَ أَشَدِّ النَّاسِ يُؤْمِنُ بِأَسْمَاءَ” لڑائی کے شعلے جب بھڑک اٹھے تو اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کے درمیان سخت ترین لڑائی کرنے والے تھے۔“

یوں تو مکہ مکرمہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے بہت سارے دشمن تھے مگر ان میں ابی بن خلف بدترین دشمن تھا۔ یہ وہ بد بخت تھا جس نے مکہ میں قسم کھائی تھی کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کو معاذ اللہ قتل کرے گا۔ جب اللہ کے رسول ﷺ کو ابی بن خلف کی یہ قسم اور یہ عہد پہنچا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ((بَلَّ أَنَا أَقْتُلُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) ”بلکہ اللہ نے چاہا تو میں ہی اسے قتل کروں گا۔“

غزوہ احد کے اختتام پر جب اللہ کے رسول ﷺ احد کے دامن میں قدرے محفوظ مقام پر منتقل ہو گئے تو ابی بن خلف گھوڑا دوڑاتا ہوا آپ کی طرف بڑھا۔ صحابہ کرام نے اسے دیکھا تو روکنے کے لیے آگے بڑھے۔ اس بدقسمت کی موت اللہ کے رسول ﷺ کے ہاتھوں لکھی ہوئی تھی۔ یہ بہت متکبر اور غیث انسان تھا۔ مکہ کے ایک بڑے رئیس امیہ بن خلف کا بھائی تھا، جو سیدنا بلال کا آقا رہا تھا اور غزوہ بدر میں واصل جہنم ہوا تھا۔ ابی کہہ رہا تھا: محمد کہاں ہیں..... اگر وہ بچ گئے تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔ جب وہ اللہ کے رسول ﷺ کے قریب پہنچا تو صحابہ کرام درمیان میں حائل ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اسے چھوڑ دو..... اس کا راستہ نہ روکو..... اسے میرے قریب آنے دو۔“ ابی نے اس روز اپنے جسم کو لوہے کے لباس میں چھپا یا ہوا تھا۔ یہ دو زہریں پسپے ہوئے تھے۔ صرف حلق کے قریب تھوڑی سی جگہ نگہ تھی۔ جیسے ہی اللہ کا یہ دشمن اللہ کے رسول کے قریب ہوتا ہے، آپ ﷺ اپنے ایک صحابی حارث بن صممہ سے ان کا چھوٹا سا نیزہ لیتے ہیں۔ عربی زبان میں چھوٹے نیزے کو ”حرہ“ کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں میں حرہ لیا اور ابی بن خلف کی گردن کا نشانہ لے کر اس کی طرف پھینک دیا۔ ابی کو بڑی معمولی سی خراش آئی..... مگر یہ اللہ کے رسول ﷺ کا معجزہ تھا کہ نشانہ اپنی جگہ پر بالکل صحیح لگتا ہے..... ابی کو اس معمولی خراش سے اس شدت کی تکلیف ہوئی ہے کہ وہ دو تین مرتبہ اپنے گھوڑے سے لڑھکتا ہے۔ وہ بیل کی طرح ڈکارتا تھا..... خوفناک آوازیں نکال رہا تھا۔ بڑی تیزی سے اپنی جان بچا کر واپس بھاگا۔

ہے۔ نیک شگون کی حیثیت زخم کے مرہم کی سی ہے اور بدشگونی کی حیثیت زخم پر ڈالے گئے نمک کی طرح ہے۔ اس لئے اللہ کے بندو! اچھی امید، اللہ پر اعتماد اور اس کی قضاء و تقدیر پر ایمان سے عبارت ہے۔ جبکہ بدشگونی اللہ کے متعلق بدگمانی قائم کرنے اور اس کی قضاء و تقدیر میں شک کرنے کے مترادف ہے۔ نیک شگونی زندگی ہے اور بدشگونی موت۔

نیک شگونی آدمی کیلئے نور اور سعادت ہے۔ اس لئے اچھی امید سے روشن راستے پر اطمینان سے چلتا جا، بدشگونی ظلمت اور بدبختی کے سوا کچھ نہیں۔ جو بدشگونی میں مبتلا ہوا وہ ہلاک ہو گیا۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! اپنی رحمت سے پریشان حال مسلمانوں کی پریشانیاں دور فرما۔ مصیبت میں مبتلا لوگوں کی مصیبت دور کر دے، مقررہ صلوٰۃ کے قرض ادا فرما اور اے ارحم الراحمین! اپنی رحمت سے ہمارے اور تمام مسلمانوں کے پیاروں کو شفاء عطا فرما۔ آمین یا رب العالمین!

حجیت حدیث

متحدین دنیا کے مختلف طبقات بھی ظن اور امید کے سہارے پر چل رہے ہیں۔ آئمہ حدیث نے حدیث پر تنقید، تصحیح اور تضعیف کی بنیاد، عام دنیا کے مقابلے میں کہیں زیادہ یقینی امور پر رکھی ہے، اس کے باوجود انہوں نے اصلاح کے لیے ظن کا لفظ پسند فرمایا جسے بعض لوگوں نے شک و شبہ کے معنی میں لے کر اس کا انکار کر دیا۔ یہ غلطی زبان اور اس کے تصرفات سے لاعلمی کی بناء پر ہوئی۔ عربی میں مکر، تدبیر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے پھر بُری تدبیر کے مفہوم میں استعمال ہونے لگا۔ جب اسے اردو اور پنجابی میں استعمال کیا گیا تو اس کا معنی دھوکہ اور فریب کیا گیا۔

دعا: مختصر

پچھلے دنوں مولانا جاوید روپڑی صاحب مدیر ”مسئولیت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور و فوات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ پاک ان کی بشری خطاؤں سے درگزر فرمانے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

مناجبات:- حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

اللہ کے رسول ﷺ کی غیر معمولی شجاعت و بہادری اور ثبات قدم سے میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہتا ہے۔

آپ کی شجاعت اور بہادری کے کتنے ہی واقعات ہیں مگر میں اپنے قارئین کی توجہ ایک واقعہ کی طرف دلا کر آپ کی دیگر صفات کی طرف بڑھوں گا۔

غزوہ احد کے اختتام پر قریش بغیر کسی مسلمان کو گرفتار کیے، یا مال غنیمت حاصل کیے مگر روانہ ہو جاتے ہیں۔ اس زمانے میں دستور تھا کہ فاتح کی فوج دو یا تین دن وہاں قیام کرتی تھی مگر کفار نے فوراً واپسی کی راہ اختیار کرنے میں ہی عافیت جانی۔ یہاں دیکھیے! اللہ کے رسول ﷺ کی شجاعت اور جنگی پلاننگ کہ باوجودیکہ مسلمان زخموں سے چور اور غم سے نڈھال تھے۔ خود اللہ کے رسول ﷺ زخمی تھے مگر آپ نے مدینہ میں ہنگامی حالت میں رات گزاری، صبح ہوتے ہی معرکہ احد کے دوسرے دن اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ جو لوگ جنگ میں شریک ہوئے تھے وہ دشمن کا پیچھا کرنے کے لیے ہمارے ساتھ چلیں۔

اللہ کے رسول ﷺ خود بھی نکلے ہیں اور صحابہ کرام بھی بلا تردد تیار ہو جاتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ مدینہ سے بارہ کلومیٹر دور حراء الاسد پہنچ کر خیمہ زن ہوتے ہیں۔ یہاں جو بات قابل غور ہے وہ یہ کہ ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں نے مدینہ سے 60 میل دور روحا کے مقام پر آرام کے لیے پڑاؤ ڈالا تو آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کی کہ تم جنگ اڈھوری چھوڑ آئے ہو، تم لوگوں نے کچھ نہیں کیا۔ مسلمانوں کی شوکت و قوت کو تو زخمیں سکے۔ ان کا پروگرام بھی بنا کہ دوبارہ مدینہ پر حملہ کیا جائے، مگر ایک تو معبر خزانے ان کی حوصلہ شکنی کی اور دوسرا جب دشمن کو یہ اطلاعات ملیں کہ مسلمان تعاقب میں نکلے ہوئے ہیں تو ان کے اعصاب جواب دے گئے اس لیے انہوں نے حملہ نہ کیا۔



نیک شگونی

فضا میں بندہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے دور ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے مایوسی سے منع کیا ہے۔

نیک شگون، عمل کا پہلا قدم ہے اور بدشگونی سستی، حوصلوں کی شکستگی اور خواہش نفس کی پیروی کا پہلا زینہ

یا رسول اللہ! ان طلقاء کو قتل کر دیجیے جو میدان جنگ میں ثابت قدم نہ رہے۔ انہی کی وجہ سے شکست ہوئی ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے عرض ہے کہ ”طلاق“ وہ نو مسلم تھے جو فتح مکہ کے موقع پر اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ سیدہ ام سلیم، خادمہ رسول سیدنا انس بن مالک کی والدہ اور سیدنا ابوطحہ کی زوجہ تھیں۔ یہ نہایت بہادر خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنی کمر میں خنجر باندھ رکھا تھا۔ جب اللہ کے رسول ﷺ نے خنجر کی طرف اشارہ کر کے پوچھا: ”خالہ! اس خنجر کا کیا کرو گی؟“ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر کوئی کافر میرے نزدیک آیا تو اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔

اللہ کے رسول ﷺ جب اس قدر بہادری اور ثابت قدمی دکھاتے ہیں تو بھاگنے والوں کے قدم رک جاتے ہیں۔ آپ ﷺ اپنی فوج میں شجاعت اور بہادری کی روح پھونک دیتے ہیں۔ آپ ﷺ ان کا مورال اس طرح بلند کرتے ہیں کہ جنگ پورے زوروں پر ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے نظر اٹھا کر میدان جنگ کی طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”اب بھئی گرم ہو گئی ہے“ یعنی اب مقابلہ جم کر ہوگا۔ آپ مٹی کی ایک مٹھی اٹھا کر دشمن کی طرف پھینکتے ہیں اور زبان اقدس سے نکلا: ”نَاصِبَتِ الزُّجُوءُ“ ”یہ چہرے بگڑ جائیں“۔ یہ مٹی اس طرح پھیل گئی کہ دشمن کے ہر شخص کی آنکھوں میں پڑ جاتی ہے۔ وہ آنکھیں ملتے رہ جاتے ہیں اور فرار پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

اس سے قبل اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے چچا سردار عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا تھا: ”چچا جان! بیعت رضوان والوں کو آواز دیجیے، انصار کو آواز دیجیے۔“ سیدنا عباس کی آواز اتنی بلند تھی کہ پوری وادی میں سنائی دیتی تھی۔ انہوں نے بلند آواز سے پکارا: ”يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! يَا أَصْحَابَ السَّمُرَةِ“ ”جماعت انصار، ارے بیعت رضوان میں شامل ہونے والو!“ ادھر آؤ، یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ مجاہدین اور اللہ کے رسول کے سچے ساتھیوں کے کانوں میں جیسے ہی آواز پہنچتی ہے وہ فوراً بھاگتے ہوئے آتے ہیں۔

قارئین کرام! کیا آپ جانتے ہیں کہ ان کے پلٹ کر آنے کا انداز کیا تھا؟ سیرت نگاروں کے مطابق بالکل ایسے جیسے گائے اپنے بچوں کی طرف بھاگتے ہوئے پلٹتی ہے۔ تھوڑی دیر میں جنگ کا پانسہ پلٹ جاتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ

ترجمہ: جناب علامہ حافظ زبیر احمد ظہیر (لاہور)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

(الاحزاب: ۲۱)

”تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔“

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((من احب سنتی وفقد احبني ومن احبني كان معي في الجنة)) (ترمذی)

”جس نے میری سنت سے محبت کی دراصل اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔“

جس دل میں محمدؐ کی محبت نہیں ہوتی اس دل پہ کبھی اللہ کی رحمت نہیں ہوتی ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اگر ذکر خدا میں یہ نام نہ ہو شامل تو عبادت نہیں ہوتی ہر مسلمان کا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اکرام کو جو فضیلتیں اور عظمتیں، جو خوبیاں اور کمالات، جو بھلائیاں اور عمدہ صفات ایک، ایک کو الگ الگ کر کے عطا فرمائیں تھیں، خالق کائنات نے وہ تمام کی تمام اچھائیاں حضور اکرم ﷺ کے اکیلے وجود اطہر میں جمع فرمادیں۔

لکل نبی فی الانام فضیلة و حملتها مجموعة لمحمد
جس یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری
آنچه خوباں ہمہ دارند تو تنها داری
سارے جہاں کی خوبیاں ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمالات کسی میں نہیں مگر دو چار
ہمارا ایمان و یقین کچھ اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ
صرف یہی نہیں کہ تمام انبیائے کرام کی تمام خوبیاں، عمدہ صفات اور بھلائیاں آپ ﷺ کی ذات مبارکہ طاہرہ مطہرہ میں جمع فرما دی گئیں بلکہ ”وانتم علیکم

نعمتی“ کے تحت ان تمام کمالات کو، عمدہ صفات اور خوبیوں کو اگر کاملیت و اکملیت حاصل ہوئی ہے، اگر حسن و جمال میسر آیا ہے اور اگر انتہائی رفعت و بلندی ملی ہے تو وہ محمد عربی ﷺ کی ذات میں ملی ہے۔ اگر ان تمام کمالات کو کمال ملا ہے، شان ملی، پہچان ملی اور بقا ملی ہے تو وہ آپ کے وجود اطہر میں ملی ہے۔

احسان دانش فرماتے ہیں کہ

کائنات حسن جب بھیلی تو لامحدود تھی
اور جب ستمی تو تیرا نام ہو کر رہ گئی
بقول فارسی شاعر کے

ہر رتبہ بود در امکاں بدست ختم
ہر نعمتی کہ داشت خدا شد بد تمام
یعنی عالم امکان میں جو بھی مرتبہ و مقام تھا وہ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ پر ختم کر دیا گیا ہے اور خزانہ قدرت میں جتنی بھی نعمتیں اور خوبیاں تھیں وہ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ پر کمال و مکمل فرمادی گئی ہیں۔

سارے نبی اللہ کے پیارے نبی ہیں، سارے رسول اللہ کے سچے اور برحق رسول ہیں۔ مگر

محمد مصطفیٰ افضل ہیں یوں سارے رسولوں میں
کہ ہے جیسے گلاب افضل زمانے بھر کے پھولوں میں
فضیلت مصطفیٰ ﷺ کی مثال یہ ہے کہ گلستان نبوت و رسالت میں ایک سے بڑھ کر ایک حسین و جمیل نبی ہے۔ ایک سے بڑھ کر ایک اونچا اور اعلیٰ رسول ہے۔ ایک سے بڑھ کر ایک بلند و بالا پیغمبر ہے۔ ایک سے بڑھ کر ایک سایہ دار اور شمر دار ہستی ہے مگر اس پورے گلستان نبوت و رسالت میں جو سب سے زیادہ حسین و جمیل، جو سب سے زیادہ بلند و بالا، ارفع و اعلیٰ، جو سب سے زیادہ سایہ دار و شمر دار، طاہر و مطہر، برتر و بہتر اور محبوب و مطلوب ہستی ہے اس کا نام نامی اسم گرامی ہے محمد ﷺ۔

گلستان میں جا کر میں نے ہر گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی خواہش، یہی آرزو ہے
معلوم ہوا کہ آپ ﷺ جامع الصفات اور مجموعہ کمالات ہیں۔ آپ ﷺ خلاصہ کائنات ہیں۔ آپ پوری اولاد آدم کے لیے بہترین خدا کی نمونہ ہیں، احسن ترین اسوہ مبارکہ ہیں۔ یہ شان صرف اور صرف آپ کی ہے اور کسی کی نہیں۔

جو ہر لحاظ سے موزوں ہے زندگی کے لیے
حضور ﷺ ایسا نمونہ ہیں آدمی کے لیے
ایک اور انداز سے آپ ﷺ کی عظمت و رفعت اور شان و مقام پر نظر ڈالتے ہیں۔ نبی اور رسول تو بہت تشریف لائے، مگر کوئی ایک ہستی کا نبی تو کوئی ایک شہر کا نبی، کوئی ایک ملک اور قوم کا نبی، مگر سرکار دو عالم ﷺ ساری قوموں کے نبی ﷺ ہیں، آپ ﷺ زمینوں اور آسمانوں کے نبی ہیں، آپ ﷺ سارے جہانوں اور زمانوں کے نبی ہیں بلکہ آپ سارے انسانوں کے نبی ہیں۔ آپ اولین و آخرین کے نبی ہیں۔ سارے نبی امتوں کے نبی ہیں اور حضور نبیوں کے نبی اور رسولوں کے بھی رسول ہیں۔ سارے نبی اپنی اپنی امتوں کے امام ہیں۔ حضور ﷺ ساری امتوں اور نبیوں کے امام ہیں اور آپ ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اللہ رب الناس ہے، قرآن ہدی للناس ہے۔ ساری کائنات کے انسانوں کی رہبری اور راہنمائی کے لیے اگر کوئی ہستی کافی و شافی ہے تو وہ محمد عربی ﷺ کی ذات ہے۔ باقی انبیائے کرام کی نبوتوں اور رسالتوں کے علاقے محدود، قومیں محدود، زمانے محدود مگر محمد مصطفیٰ کی ذات ہر لحاظ سے لامحدود ہے۔ آپ ﷺ کے علاقے لامحدود، آپ کی نبوت لامحدود، آپ کی رسالت لامحدود، آپ کا پیغام لامحدود، آپ کا قرآن لامحدود، آپ کی بات بھی لامحدود۔ آپ ﷺ کی شان لامحدود، آپ ﷺ کی رفعت لامحدود۔ ورفعتک ذکرک شان رفعت و بلندی کا ایک اور پہلو بھی ملاحظہ فرمائیں کہ معراج کی رات ہے، حضور ﷺ سید الملائکہ جبریل امین کے ہمراہ بلند یوں کے سفر پر رواں دواں ہیں، سدرۃ کی رفعتوں پر رکتے ہیں۔ جبریل کہتے ہیں کہ حضور! میرا مقام یہاں تک ہے، آپ ﷺ کا مقام کہاں تک ہے؟ واللہ

علم و حکمت کے موتی

نفرت کے ٹو شعلوں کو ہوا بے جا نہ دیا کر
 کر بول ادا ایسے سدا اپنی زباں سے
 ہو پیش نظر تیرے خلاق کی بھلائی
 محبوب وہی ہوتے ہیں بس رب کی نظر میں
 نکلے نہ بڑا بول کبھی تیری زباں سے
 گو لاکھ برا تجھ سے کرے ساری خدائی
 جھک جاتا ہے بھرپور ثمر سے جو ہو پودا
 شیطان کو تکبر نے ہی مردود بنایا
 محبوب بڑا عجز ہے خالق کی نظر میں
 مل جائیں جہاں سے بھی تجھے علم کی باتیں
 ٹو کے جو خطا پر بھی خواہ وہی سچا
 مغلوب غضب ہو کے کبھی بات نہ کرنا
 یہ دانش و حکمت کے ہیں لاریب جواہر
 عاقم نے انہیں ہار کی صورت سے پرویا
 ذاباب نہ فتنوں کا ٹو ہر روز کیا کر
 مجروح دلوں کے ٹو سدا زخم سیا کر
 ہر مفلس و بے کس کا سدا ساتھ دیا کر
 خدمت میں ہمیشہ ٹو غریبوں کی جیا کر
 ہو جائے خطا اشکِ ندامت ہی پیا کر
 مل جائے اگر غلبہ تجھے بدلہ نہ لیا کر
 مل جائے تجھے رتبہ تو سر نیچا کیا کر
 اس کمر کو تو ذہن میں گھسنے نہ دیا کر
 تو اُسوۂ حسنہ سے یہی سبق لیا کر
 فی الفور قبول اُن کو ٹو بڑھ چڑھ کے کیا کر
 تنقید تعمیری کا بُرا مطلب نہ لیا کر
 آ جائے اگر غصہ اُسے جلد پیا کر
 تو دل میں سمونے کی انہیں فکر کیا کر
 مل جائے تجھے فرصت تو انہیں یاد کیا کر

کاوش فکر: جناب مولانا عبدالرحمان عاصم

حجۃ حدیث



جناب مولانا
محمد اسماعیل سلفی

مقام پر اکیلے ہیں۔

مسیحی اور یہودی حضرت مسیح کی صلیب کو تواتر سے مانتے ہیں لیکن تواتر کی انتہاء تو اس شخص پر ہوتی ہے جس نے مسیح کو صلیب پر چڑھایا۔ وہاں اس وقت نہ یہودی موجود تھے نہ عیسائی، قرآن نے اس تواتر کا انکار کیا اور مسیح کی صلیب کا انکار کیا۔ حدیث کیلئے ظنی ہونے کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ ظن کا لفظ عربی اردو میں استعمال ہوتا ہے جو اردو میں شک وہم کے مفہوم میں ہوتا ہے اور یہی استعمال بعض لوگوں کے لیے لغزش کا موجب ہوا ہے ورنہ عربی میں یہ لفظ بلاقرینہ اس معنی میں استعمال نہیں ہوا۔ امام راغبؒ کہتے ہیں:

((الظن اسم لما يحصل عن امارۃ ومتی قویۃ ادت الی العلم ومتی ضعفۃ جدا لم يتجاوز حد التوهم (مفردات، ص ۳۱۹)

جو علم آثار وقرآن سے حاصل ہو، اسے ظن کہتے ہیں۔ اگر آثار وقرآن مضبوط ہوں تو یہ لفظ علم و یقین کے مترادف ہوگا اور جب یہ قرآن بہت ہی کمزور ہوں تو بھی وہم سے کم تر نہیں ہوگا۔

محمد بن کرم بن منظور لکھتے ہیں:

((الظن شك ويقين الا انه ليس بيقين عياناً انما هو تدبر)) (لسان العرب ج ۳ ص ۲۷۲)
”ظن، یقین اور شک دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن یہ یقین استدلالی ہوتا ہے، یعنی نہیں ہوتا۔“
تہذیب الصحاح (ج ۳) میں ہے:

((الظن يقين وشك وانشد ابو عبدة ظنی بهم كعلمی))

قصہ مختصر، یہ لفظ علم و یقین میں بھی استعمال ہوتا ہے اور شک و تخمین کے مفہوم میں بھی۔ انصار قرآن پر ہے، جیسے قرآن ویسے معانی میں استعمال ہوگا۔ علمائے عربیت کی رائے اس کے متعلق اور بھی صاف ہے۔ ابوالقاء بعیش بن علی بن بعیش (۶۴۳ھ) مفصل ذخیری کی شرح میں فرماتے ہیں:

((الظن ان يتعارض دليلان ويترجح احدهما علی الآخر وقد يقوى المرجح فيستعمل بمعنى العلم واليقين نحو قوله تعالى الذين يظنون انهم ملاقو ربهم)) (ابن بعیش ج ۲ ص ۷۷)

اور اس کے فرائض بیان ہوئے ہیں۔

نماز جمعہ مدینہ میں آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے پہلے شروع کر دی گئی تھی۔ سورۃ جمعہ جس سے فرضیت جمعہ پر استدلال کیا جاتا ہے، سفر ہجرت میں مدینہ پہنچنے سے پہلے نازل ہوئی، جمعہ پہلے شروع ہو چکا تھا۔ سورہ جمعہ کو اگر مدنی مان لیا جائے تو بات مزید واضح ہو جاتی ہے کہ جمعہ اس سے پہلے شروع ہو چکا تھا۔ اسی لیے موسیٰ جار اللہ نے فرمایا ہے:

((فالسنة في الشرائع والفوائين اصل الاصول وهي في شرع الاسلام اصل اول بين الاصول الاربعة والكتاب الكريم يؤيد الاصل الاول وبشبهه)) (كتاب السنہ ص ۴)

کہ شریعت اور قانون کے لحاظ سے سنت اصول اربعہ میں پہلا اصول ہے، کتاب اللہ اس کی مؤید و مثبت ہوتی ہے۔“

اور اللہ اور رسول میں تفریق فی الاطاعت کو نفاق

کہا گیا ہے۔

((واذا قبل لهم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول رأیت المنافقین یصدون عنک صدوداً))

”جب انہیں اللہ اور رسول کی اطاعت کے لیے کہا جاتا ہے تو منافق تمہارے نام سے بدکتے ہیں۔“

اہل نفاق چاہتے تھے کہ اللہ اور رسول میں بلحاظ اطاعت تفریق قائم رہے، رسول کے ارشادات کو حجت اور اطاعت کے مقام سے گرا دیا جائے۔ یوں آوارگی کے لیے راہ نکل آئے گی کہ اللہ کے فرمودات جو امع الکلم ہیں ان میں تاویل کی گنجائش مل جائے گی۔

قرآن کریم ہم تک پہنچنے میں تواتر پایا جاتا ہے، مگر یہ تواتر آنحضرت سے شروع ہوگا۔ کوئی مسیحی، یہودی وغیرہ آنحضرت ﷺ کی ذات سے متعلق بحث چھیڑ دے تو تواتر سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا کیونکہ آپ ﷺ تو اپنے

ادلہ شرعیہ کے تذکرہ میں قرآن کریم کے بعد علوم نبوت کے متعلق چار لفظ ذکر کئے جاتے ہیں: خبر، اثر، حدیث، سنت۔ جو لوگ قرآن کے بعد ان کی حجیت پر یقین رکھتے ہیں انہیں اہل سنت، اہل حدیث، اہل اثر کہا جاتا ہے۔ سنت اور حدیث مترادف ہیں۔ (جیسا کہ جناب اشرف علی تھانویؒ کہتے ہیں: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں، اگر تم ان کو تھامے رہو گے تو کبھی نہ بھکو گے۔ ایک تو اللہ کی کتاب یعنی قرآن، دوسری نبی ﷺ کی سنت یعنی حدیث۔ (بہشتی زیور حصہ ۷ ص ۲۷) اور شرعاً یہ دونوں حجت ہیں بلکہ جن احادیث کو آنحضرت ﷺ کے اقوال سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ بھی دراصل افعال ہی ہیں کیونکہ قول زبان کا فعل ہے۔ اسی طرح تقریر اور اجتہاد، یہ بھی دراصل فعل ہی ہیں اور سنت ان سب کو شامل ہے۔ مسلم الثبوت میں سنت کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

((ما صدر عن الرسول غیر القرآن من قول وفعل و تقریر)) (شرح مسلم الثبوت بحر العلوم، ص ۳۸۶)

حدیث کے پورے ذخیرہ کا ثبوت اس طرح متواتر نہیں جس طرح قرآن متواتر ہے۔ اسی لیے احادیث کو ادلہ شرعیہ میں ثانوی حیثیت دی گئی ہے، لیکن ثبوت مسائل کے لحاظ سے بعض اوقات نصوص حدیث، قرآن سے بھی مقدم ہوتے ہیں۔ مسئلہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور امت عرصہ تک اس پر عمل کرتی رہتی ہے مگر قرآن میں تائید مدتوں بعد ہوتی ہے۔ مثلاً نماز معراج کی رات فرض ہوئی، اس کی تفصیلات یعنی اذکار، تعداد، رکعات اسی وقت بذریعہ سنت واضح فرمائے، قرآن نے بعد میں اجمالاً ان کی تائید فرمائی۔ (البرہان زکشی، اتقان)

نماز کے لیے طہارت شرط تھی۔ صحابہ بالاتزام وضو کرتے اور نماز ادا کرتے رہے، لیکن سورۃ مائدہ واقعہ معراج سے تقریباً آٹھ سال بعد نازل ہوئی جس میں وضو

”اگر سابقہ دونوں گواہوں پر گناہ کا شبہ ہو جائے تو دوسرے دواں کی جگہ کھڑے ہو جائیں۔“
اس آیت میں شہادت کے غلط ہونے یا اس کے امکان کا پتہ دیا ہے جب یہ امکان موجود ہے تو شہادت کی صداقت ظنی ہو جائے گی۔
☆ قرآن میں ارشاد ہے:

﴿فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِ بَيْنِهِمَا﴾ (نساء)

”میاں بیوی دونوں فریق کی طرف سے ایک ایک حکم مقرر کیا جائے۔ اگر اصلاح کا ارادہ ہوگا تو اللہ اس کی توفیق عطا فرمائے گا۔“

ان شرطیہ سے اس تحکیم کی ظلیت ظاہر فرمادی اور یہاں قرآن نے تحکیم کا حکم شرعاً دیا ہے۔ معلوم نہیں بعض لوگوں سے کس نے کہہ دیا کہ ظن شرعاً مستند نہیں۔

حافظ عزیز الدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں: یہ دین و دنیا کی برکات کا حصول اور ان کے مفاسد سے بچنے کے تمام ذرائع ظنی ہیں۔ دونوں جہاں کے مصالح کی تحصیل اور مفاسد سے بچنے میں بظاہر اعتماد ظن پر ہے۔ دونوں جہاں میں کچھ ایسے مصالح ہیں اگر وہ ناپید ہو جائیں تو ان کا معاملہ بگڑ کر رہ جائے اور کچھ خرابیاں ہیں اگر وہ موجود رہیں تو دنیا میں تباہی آجائے۔ ان مصالح کی تحصیل کے عمومی ذرائع ظنی ہیں قطعی نہیں۔

آخرت کے لیے جو عمل کئے جاتے ہیں ان میں ضروری نہیں کہ انجام صحیح ہو۔ یہ تمام اعمال حسن ظن ہی کی بناء پر کئے جاتے ہیں اور یہ خطرہ بدستور رہتا ہے کہ شاید یہ عمل قابل قبول نہ ہوں۔ اسی طرح دنیا میں جس قدر کاروبار کرتے ہیں وہ حسن ظن ہی کی بناء پر کرتے ہیں۔ لوگ تجارتی سفر اسی حسن ظن پر کرتے ہیں کہ وہ صحیح سلامت رہیں گے اور ان کو فائدہ بھی ہوگا۔ کسان کھیتی باڑی اسی حسن ظن کی بناء پر کرتے ہیں کہ انہیں اس سے آمدنی ہوگی۔ علماء بھی اسی ظن سے علوم پڑھتے ہیں کہ انہیں امتیازی مقام حاصل ہوگا۔ بیمار بھی اسی لیے علاج کی کوشش کرتے ہیں کہ انہیں شفا حاصل ہوگی۔ ان مصالح کو معطل کرنا، اس لیے کہ ان میں کبھی ناکامی بھی ہوتی ہے اور کبھی ظن درست ثابت نہیں ہوتے، محض جہالت اور نادانی ہے۔ (توابع الاحکام مصالح الانام ص ۱۰ ترجمہ)

باقی صفحہ ۱۶ پر

ان تمام مواقع میں ظن علم و یقین کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ فی الواقع ہو یا منکظم کے خیال کے مطابق۔ جہاں ظن کو حق کے مقابل ذکر کیا گیا ہے وہاں شک اور وہم کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔
ان الظن لا یغنی عن الحق شیئاً (نجم)
ظن حق کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

ان نظن الا ظنا وما نحن بمستیقنین (الحاثیہ)
ہمارا خیال ہے یقین نہیں۔

ان یبتعون الا الظن وما تھوی الا نفس (نجم)
یہ لوگ ظن اور ہوائے نفس کے تابع ہیں۔

غلطی کی وجہ لفظ ظن کا پنجابی زبان میں استعمال اور بعض حضرات کی عربی زبان اور اس کے محاورات سے ناواقفیت ہے۔ آئمہ حدیث کی نظر میں ظلیت اس معنی سے ہے کہ حدیث کی صحت عقلی دلائل سے ثابت ہے، یعنی اور سمعی چیز نہیں، بلکہ آئمہ نے رجال کے احوال اور قرآن سے استدلال فرما کر بحث و نظر، عقل و شعور سے احادیث کی صحت کو جیت سے ثابت فرمایا ہے۔ یہ ایسی چیز نہیں جسے نظر سے دیکھا، یا کانوں سے سنا جائے۔ بلکہ یہ علم و یقین، یعنی وسعی علم و یقین سے دوسرے مرتبہ پر ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ جو چیزیں ہماری نظر کے سامنے ہیں یا ہم کانوں سے سنتے ہیں ان کا ہمیں علم اور یقین تو ہو جاتا ہے لیکن قطعیت وہاں بھی محل نظر ہے۔ جیسا کہ ستاروں کے جھم میں نظر کا فیصلہ درست نہیں۔ شریعت اسلامیہ میں منظون چیزوں کو استناد کا مرتبہ دیا گیا ہے، جیسا کہ:

☆ محکمہ قضا شرعی احکام میں بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ ہر قاضی جو فیصلہ کرتا ہے وہ صحیح ہی ہوتا ہے۔ محکمہ قضا کا انحصار شہادت اور قرآن پر ہے لیکن شہادت غلط بھی ہوتی ہے، غلط فہمی پر مبنی بھی ہو سکتی ہے۔ اس کی صحت بھی بہر حال ظنی ہے اور اسی ظن کی بناء پر تمام عدالتیں موجود ہیں۔ شہادت میں عدالت وغیرہ کی شروط عائد کر کے اسی ظن میں ایک گونہ اعتماد کی کوشش کی گئی ہے۔ شوافع نے ایک شہادت کے ساتھ یمین (قسم) کا اضافہ کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا تا کہ اس میں اس قدر رجحان پیدا ہو سکے جو اسے ظن کے قریب لے آئے۔

﴿فان عشر علی انھما استحقا الثما فآخران یقومان مقامھما﴾ (مائدہ)

دو متعارض دلیلوں کا نام ظن ہے اور جب راجح قوی ہو تو اسے علم یقین سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسے یظنون انھم ملاقوا ربھم سے ظاہر ہوتا ہے۔ پھر اسی کتاب کی ساتویں جلد میں مسئلہ اور بھی صاف فرما دیا ہے۔ قول اور روایت بھی کبھی ظن ہی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

حواص ظاہری سے جو چیز معلوم کی جائے اسے ضروری یا بدیہی کہنا چاہیے۔ اسی طرح جو چیزیں وجدان سے تعلق رکھتی ہیں وہ بھی بدیہی اور ضروری ہوں گی اور جو چیزیں عقل سے تعلق رکھتی ہیں اگر عقلی دلائل متعارض ہوں اور ترجیح کی کوئی وجہ نہ ہو تو اسے تردد یا شک کہنا چاہیے اور اگر ترجیح کے دلائل مل جائیں تو راجح کو ظن کہا جاتا ہے اور مرجوح کو شک یا وہم سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (ابن یعیش ج ۷ ص ۷۸-۸۱)

حسین بن مفصل راغب اصفہانی (۵۰۲ھ) نے مفردات القرآن میں ان قرآن کو ایک قاعدہ کی صورت دی ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب قرآن قوی ہوں تو ظن کا استعمال ان مشدد اور ان مخفف کے ساتھ استعمال ہوگا اور جب قرآن کمزور ہوں تو ان اور ان مخفف کے ساتھ مستعمل ہوگا جو معدومات میں عموماً استعمال ہوتے ہیں۔ (مفردات ص ۳۱۹) اس کے بعد قرآن سے اس کی تائید میں کافی مثالیں دی ہیں:

الذین یظنون انھم ملاقوا ربھم (۲-۴۶)
انہیں یقین ہے کہ وہ ان سے ملیں گے۔

الا یظن اولئک انھم مبعوثون لیوم عظیم (۴-۸۳)

کیا انہیں یقین نہیں کہ وہ ضرور اٹھیں گے۔

وظن انہ الفراق (۲۸-۷۵)

اسے یقین ہو گیا کہ اب جان گئی

وظنوا انھم ما نعتھم حصونھم (۲-۵۹)
انہیں یقین تھا کہ یہ قلعے ان کو بچالیں گے۔

انا ظننا ان لن نعجز اللہ فی الارض (۱۲-۷۲)
ہمیں یقین ہے کہ ہم اللہ کو کمزور نہیں کر سکتے۔

انھم ظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللہ احدا (۱۲-۷۲)

انہیں بھی تمہاری طرح یقین تھا کہ اللہ کوئی نبی نہیں بھیجے گا۔

ٹرین چلتی رہے گی۔

سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ابو ذر غفاریؓ بیت اللہ کے قریب کھڑے ہو کر باواز بلند پکارنے لگے، اولوگو۔! میں جندب (ابو ذر) غفاری ہوں۔۔۔۔۔ میں جندب (ابو ذر) غفاری ہوں۔۔۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔۔۔ میں تمہارا خیر خواہ اور شفیق بھائی ہوں۔ یہ سن کر لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا بات ہے۔۔۔۔۔؟

آپ نے فرمایا: بھلا بتاؤ تو۔۔۔ اگر کوئی آدمی سفر کا ارادہ کرے تو کیا اپنے ساتھ اتنا زاد راہ نہ رکھے گا جو اس کی سفری ضروریات کو پورا کر سکے۔۔۔ لوگ کہنے لگے: کیوں نہیں (وہ ضرور زاد راہ ساتھ لے گا) آپ نے فرمایا: تو قیامت کا سفر تمہاری توقعات سے زیادہ دور ہے (یعنی وہاں تکالیف کہیں زیادہ ہیں) اس کے لیے اتنا زاد راہ لے لو جو تمہیں راستے کی دشواریوں سے نکال لے جائے۔ لوگ کہنے لگے ایسا کیا ہو سکتا ہے (جو ہمیں راستے کی دشواریوں سے نکال لے جائے؟) تو آپ نے فرمایا: حج کرو (قیامت کے) مشکل حالات سے بچنے کے لئے۔ اور شدید گرمی کے دنوں میں بھی روزے رکھو تاکہ روز محشر کی گرمی سے محفوظ رہ سکو۔ تاریک رات میں سجدہ ریز ہو جاؤ تاکہ قبر کی وحشت سے بچے رہو۔ اچھی بات ضرور کہو اور بری بات سے بچو تاکہ کل رب کے ہاں حاضری میں سرخرو ہو سکو۔ اپنے مال سے صدقہ ادا کرو تاکہ گھبراہٹوں سے بچ سکو۔ دنیا میں صرف دو غرض سے رہو: یا تو آخرت کی طلب میں یا رزق حلال کی تلاش میں، تیسری غرض تمہیں نقصان دے گی فائدہ نہیں۔ لہذا اس کی تمنا ہی نہ کرو۔ مال کو دو درہموں کی صورت رکھو، ایک درہم کو اپنے اہل و عیال پر حلال کاموں میں خرچ کرو اور دوسرے درہم کو اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کر لو۔ تیسرا درہم تمہیں نقصان دے گا لہذا اس کی تمنا ہی نہ کرو۔ پھر انہوں (ابو ذر غفاریؓ) نے اپنی آواز کو دوبارہ بلند کیا اور فرمایا: تمہیں تمہاری حرص نے مار ڈالا، تم اسے کبھی نہیں پاسکتے۔

جہاں تک تعلق ہے ہماری عمر کا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اہل کفر کے سامنے دلیل بنا کر پیش کرے گا: ﴿أَوَلَمْ نَعْمُرْكُمْ مَا يَنْذِكُرْ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرْ وَجَاءَكُمْ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ﴾



سالِ ماضی کا جائزہ

غافل تھے گھڑیاں یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی
حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اے آدم
کے بیٹے! تو دنوں کی مانند ہے۔ جیسے دن آہستہ آہستہ دھل
جاتا ہے ایسے ہی تیری زندگی بھی اپنی شام کی منتظر ہے،
فرمایا رب تعالیٰ نے:
﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَسْأَلَكُمْ عَنْكُمْ
أَحْسَنَ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَفُودُ﴾ (ملک: ۲)
”جس نے زندگی اور موت کو اس لئے پیدا کیا کہ
پرکھے کہ تم میں سے کون ہے جو بہترین اعمال کا
حامل ہے۔“

عبدالرحمن بن جبیرؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں
کہ ابن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے: ”لوگو۔۔۔! تمہاری
زندگی تو لیل و نہار کے گرداب میں پھنسی ہے۔۔۔ وقت
اجل آئے دن قریب تر ہوتا جا رہا ہے، اعمال کا حساب بھی
یقینی ہے۔ موت اچانک چلی آئے گی۔ جس نے نیکی و
بھلائی کے بیج بوئے تو کل اسے بنظر رغبت دیکھے گا۔ جو
آج برائی بیج گا تو کل ندامت کی فصل ہی کاٹے گا۔ ہر
کسان کو وہی ملے گا جو اس نے بویا تھا۔ یاد
رکھو۔۔۔! کوئی چالاک اپنے حصے سے زیادہ نہ لے سکے گا
اور نہ ہی کسی حریص کو اس کے مقدر سے زیادہ ملے
گا۔ جسے اچھا بدلہ ملا تو یہ اللہ کی طرف سے ہوگا اور جسے
خسارے سے بچالیا گیا تو اللہ کی ذات ہی تو ایسا کرنے
والی ہے۔۔۔ قیامت کے دن اہل تقویٰ کے لئے سیادت
ہے اور اہل علم کی قیادت ہے۔ لہذا ان کی مجالس کو زیادہ
سے زیادہ اختیار کرو۔“

ہم اس دنیا میں ایسے ہیں جیسے ٹرین میں بیٹھے وہ
مسافر کہ اگر وہ کھڑے ہوں تو بھی ٹرین چلتی ہے اور اگر
بیٹھ جائیں تب بھی ٹرین ان کا بوجھ اٹھائے منزل مقصود کی
طرف رواں دواں رہتی ہے۔ اگر وہ غصے میں ہوں تب
بھی ٹرین چلتی ہی رہے گی اور اگر وہ خوش ہوں تب بھی

ہم نے 2013ء کو الوداع کہہ دیا۔ سال بھر کے
شب و روز بیت چکے، سوال یہ ہے کہ ہم نے اس گزرے
ہوئے سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔۔۔۔۔؟

ہاں کچھ ایسے لوگ آپ کو ملیں گے جن کا یہ سال
رشوت خوری، چوری، ڈکیتی، نفاق اور دھوکہ دہی میں
گزرا۔ کچھ لوگوں نے اس سال کو شراب نوشی، سود خوری
اور گناہ و نافرمانی کی نصرت و تائید اور اس کے پرچار کے
لئے ہر ممکن تعاون کرنے میں گزرا۔ کچھ ظالموں نے
غریبوں کے حقوق مارے، ناداروں کی حق تلفی کی اور
کمزوروں پر ظلم و جبر میں سال گزشتہ گزار دیا۔

جبکہ دوسری طرف آپ کو نیک طینت لوگ بھی ملیں
گے جو راتوں کو شب بیدار تھے تو دن کو روزے دار۔ جن
کی محسوس تلاوت و اذکار میں گزریں۔ ہاں۔۔۔ ان
لوگوں نے اپنے ماضی کی خطاؤں کو دیکھ کر ندامت سے سر
جھکائے، آنکھوں کو ترک کیا، توبہ و استغفار میں شب و روز کے
ان مختصر لمحات کو طے کیا۔

﴿فَأَتَى الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ إِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ
بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾
(الانعام: ۸۱-۸۲)

” (ذرا بتاؤ تو)۔۔۔ ان دونوں گروہوں میں سے
کون سا گروہ امن کا زیادہ حق دار ہے اگر تم جانتے
ہو؟۔۔۔ (یاد رکھو!) وہ لوگ جو ایمان لائے اور
اپنے ایمان کو ظلم (کی نجاست) سے آلودہ نہ کیا تو
یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور یہی
ہدایت یافتہ ہیں۔“

کتنے ہی دن ایسے آئے جن میں روزہ رکھنا انتہائی
فضیلت کا حامل تھا مگر ہم نہ رکھ سکے۔۔۔ کتنی ہی گھڑیاں
ایسی آئیں جن میں سر بسجود ہونا بہتر تھا مگر ہم ایسا نہ کر
سکے۔۔۔ نیکی کے کتنے مواقع ہم نے ضائع
کر دیے۔۔۔ جو آسان تھے مگر بے فائدہ رہے۔۔۔!

یادِ رشکان

ہمیشہ دینی وظائف کرتے تھے، علالت کے دوران بھی وظائف کا سلسلہ جاری رہا، وفات سے ایک دو دن قبل ہسپتال میں طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو اس دوران بھی انگلی کھڑی کر کے کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہے۔

آخری صبح آپ نے مسواک کی اور بہترین وضو کیا پھر وضو کے بعد تقاضا کی وجہ سے لیٹ گئے اور نماز شروع کر دی۔ سینے پر ہاتھ بندھے ہوئے ہیں بس پھر اسی نماز کی حالت میں ہی موت کا وقت آ گیا۔ آنکھیں ٹھہر گئیں، گفتگو کا سلسلہ ختم ہو گیا اور روح نفس غصری سے پرواز کر گئی۔ ان کی یہ دعا قبول ہو گئی کہ یا اللہ! مجھے صبح کی نماز کے بعد موت آئے۔ اللھم اغفرلہ

نماز جنازہ

حضرت حافظ اسعد محمود السلفی رحمہ اللہ نے بڑے رقت آمیز انداز میں نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت حافظ صاحب اور حضرت مولانا حکیم عثمان بشیر سعیدی صاحب نے چند کلمات بھی ارشاد فرمائے۔ شہر بھر سے اور دور دراز مقامات سے علماء، قراء، حفاظ و طلباء، شیوخ الحدیث اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک جنازہ ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی بشری خطائیں معاف فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

رسول اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ

علم! میری پرواز یہاں تک ہے، آپ کی پرواز آپ جانیں اور آپ کا خدا جانے۔ رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں: جبریل علیہ السلام! تم بڑی دور سے میرے ساتھ آئے ہو، آگے بھی چلو۔ جبریل امین کہتے ہیں: یا رسول اللہ ﷺ! میں سدرہ کی بلندیوں پر کھڑے ہو کر اعلان کرتا ہوں کہ جہاں نوریوں کے سردار کے مقام کی انتہا ہوتی ہے۔ وہاں بشروں کے سردار کے مقام کی ابتداء ہوتی ہے۔

آپ ﷺ کی رفعت و عظمت کا باب کبھی نہ ختم ہونے والا ایک سلسلہ ہے۔ بھول سعدی

نہ حسنش غائتہ دارد، نہ سعدی راسخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی، و دریا همچنان باقی
لا یمكن التناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

والفراغ)) (صحیح بخاری: 6419)
”دو ایسی نعمتیں ہیں جن سے اکثر لوگ غافل ہیں:
صحت اور فراغت۔“

”فرض کیجئے اگر کوئی شخص ایک گاڑی دو لاکھ کی خریدتا ہے جبکہ اس کا مارکیٹ ریٹ صرف ایک لاکھ تھا تو ہم ایسے شخص کو لامحالہ پاگل اور دیوانہ کہیں گے کہ اسے تو پتا ہی نہیں۔ عام الفاظ میں اسے کوئی ٹھگ گیا ہے۔“

یعینہ ہم اپنی زندگی کی ان قیمتی گھڑیوں کو اونے پونے داموں کیوں جانے دیں۔۔۔ ہم اسے فلموں اور ٹی وی ڈراموں کی نذر کر دیتے ہیں جو قطعاً کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ ہماری عمر نایاب گانے میں صرف ہو جاتی ہے جو آخرت کے لیے بالکل بے سود ہیں۔ بلکہ الٹا خالق و مالک کے غیض و غضب کا سبب بنتے ہیں۔ العیاذ باللہ

بیوقوف وہ نہیں جس نے کسی سودے میں ہزار، دو ہزار کا نقصان کرا لیا بلکہ اصل بے وقوف تو وہ ہے جو اپنی زندگی کی قیمتی گھڑیاں لایینی کاموں میں ضائع کر دیتا ہے۔ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اسے وقت اجل کی طرف دھکیل رہا ہے لیکن وہ اس زندگی سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا۔ ایک دفعہ ایک بزرگ جن کا کرتہ شب و روز کی محنت سے پھٹ چکا تھا، ایک نوجوان کے قریب سے گزرے تو نوجوان نے ازراہ استہزاء کہا: باباجی۔۔۔! یہ چیتھڑے پیچو گے؟ (کرتہ کپڑے کی چند ٹاکیوں کی مانند ہو گیا تھا) اس بزرگ نے نوجوان کی طرف التفات کیا اور کہا: جلدی نہ کر۔! اگر اللہ نے تجھے زندہ رکھا تو یہ پچٹی پرانی قمیص تجھے بلا قیمت مل جائے گی۔۔۔!!

عمر دراز مانگ کر لائے تھے چار دن دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا: لیل و نہار تجھے غافل کر رہے ہیں تو ان سے فائدہ اٹھالے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے گزشتہ سال کے تمام گناہوں کو معاف فرما دے اور اس سال کو ہمارے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اور اعمالِ صالحہ کی توفیق دے۔ آمین!

(فاطر: ۳۷)

”کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ نصیحت لینے والا نصیحت پکڑ لیتا اور جبکہ تمہارے پاس (انجامِ بدے) ڈرانے والا بھی آیا تھا۔ تو چکمو۔۔۔ پس غالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔“

میرے بھائی۔۔۔! اللہ تعالیٰ نے یہ غرور و فکر اور تدبیر کے لیے دی ہے تاکہ اس کی عظمت و شان کو پہچانا جا سکے۔ حافظ ابن کثیرؒ اسی آیت کے تحت اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں یعنی۔۔۔ ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تو تم بہت جیسے۔ تم اس لمبی مدت میں بہت کچھ کر سکتے تھے۔ قناد کا قول ہے کہ لمبی عمر میں بھی اللہ کی طرف سے حجت پوری کرنا ہے، پس اللہ سے پناہ مانگنی چاہئے کہ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ انسان برائیوں میں بھی بڑھتا نہ چلا جائے۔ امام بخاریؒ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اس شخص کا عذر اللہ تعالیٰ نے کاٹ دیا جسے ساٹھ سال تک دنیا میں رکھا (صحیح بخاری: 6419) یعنی اب وہ بالکل معذور نہیں کہلائے گا۔

اللہ کی پناہ کہ اس عمر میں پہنچ کر بھی لوگ گمراہی کی طلب رکھتے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں سے بھی واقف ہیں جنکی عمریں ساٹھ، ستر سال تک پہنچ گئیں پھر بھی شراب نوشی اور حرام خوری کو نہیں چھوڑتے۔

ہم اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ایک ایسے ہی بزرگ کے پاس گئے جس کی عمر ستر برس ہو چکی تھی لیکن اب بھی وہ گانے باجے کی کیشیں وغیرہ بچا کرتا تھا۔ ہم نے اس سے کہا، باباجی۔۔۔ اب تو آپ کا سر بھی سفید ہو گیا ہے۔ کیا اب بھی آپ کو اللہ کا ڈر نہیں لگتا جبکہ آپ کی عمر ۷۰ سے اوپر بلکہ ۸۰ کے قریب ہو گئی ہے۔۔۔؟

خدا کی قسم! ابھی ہم اپنی بات ختم بھی نہ کر پائے تھے کہ بوڑھا چلا اٹھا: دور ہو جاؤ مجھ سے، اللہ تمہاری اصلاح کرے۔۔۔! مجھے شیخ محمد بن ابراہیم (سعودی عرب کے جید عالم دین) نے اپنے وقت میں آکر نصیحت کی تھی، میں نے اس کی بات نہیں مانی تو میں تمہاری مان لوں گا۔۔۔؟

امام بخاریؒ سیدنا ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس : الصحة





(قاری) حمایت اللہ ربانی کا مشیری

حضرت مولانا فضل الرحمن ہزارویؒ

شہود اور محبت کے ساتھ اُن کا ذکر کرتے تھے، بالخصوص حضرت روپڑی، حضرت شیخوپوری، حضرت لکھوی صاحب، حضرت علامہ ظہیر، حضرت گورداسپوری، حضرت الاستاذ ذبیح، حضرت مولانا محمد اسماعیل السلفی، حضرات سیدین غزنوی کے جماعتی، دینی، تنظیمی اور تبلیغی کارناموں کا خوب تذکرہ کرتے۔ بیماری کے ایام میں جامعہ اسلامیہ سلفیہ (جامع مسجد کرم) کے اساتذہ کرام بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے تو انتہائی نقاہت کے باوجود کہنے لگے کہ مجھے اٹھا کر بٹھاؤ، علماء آئے ہیں اور پھر کہتے ہی اکابر علماء کا تذکرہ کیا۔ جب اساتذہ واپس تشریف لے گئے تو بعد میں آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ والدہ محترمہ فرماتے تھیں کہ آپ کیوں رورہے ہیں تو فرمانے لگے: نورانی چہروں والے یہ قرآن و حدیث پڑھانے والے، میرے بیٹے کے ساتھ مجھ گناہ گار مریض کو دیکھنے آئے تھے، اسلئے خوشی کے آنسو نکلے ہیں۔ ۴ ماہ کی شدید علالت کے دوران بھی اکابر علماء کے تذکرہ میں اُن کے محاسن خوب بیان فرماتے۔

تعلیمی و طبی کارنامے

ما شاء اللہ بڑے ہی مقلی و پرہیز گار، پابند صوم و صلوٰۃ، قبیح سنت اور شریعت کے پابند تھے۔ جس شادی میں خلاف سنت کام ہو رہا ہوتا اس میں نکاح پڑھانے نہ جاتے۔ گاؤں میں خطابت کے دوران ایک آدمی کہنے لگا کہ مولانا! مجھے فلاں کام کیلئے تعویذ لکھ دیں، میں تحفہ آپ کو اکہریاں دوں گا، آپ نے کہا کہ تعویذ اور پھر کام بھی درست نہیں اس لئے نہیں دوں گا۔

بیماری کے ایام اور وفات

مرحوم ہپاٹائس سی جیسے موذی مرض میں مبتلا رہے، آپ نے جس طرح پوری زندگی کبھی نماز نہ چھوڑی، نہ گھر میں پڑھی اور نہ دیر کی، اسی طرح ایام بیماری میں بھی نماز نہ چھوڑی۔ سواک پر بھی بیٹھتی کرتے تھے۔ چھری لے کر یا کسی کو ساتھ لے کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے جاتے۔ نماز کے بارے تساہل ناقابل برداشت تھا۔ آخری ایام میں جب زیادہ نحیف ہو گئے تو بارگاہ الہی میں التجا کرتے کہ یا اللہ! اور زیادہ محتاج نہ کرنا۔ وفات سے کچھ دن قبل ترجمہ وحدیث کلاس اپنے ساتھی مدرس کے حوالے کی اور نوجوانوں کو بھی بلا کر انہیں پڑھنے کی تلقین کی۔

باقی صفحہ 17 پر

(پٹواری والی) میں ترجمہ کلاس اور حدیث شریف تادم وفات پڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائیں، آمین!

اخلاق و عبادت

والد صاحب بڑی سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے، ہمیشہ نظریں جھکا کر چلتے اور راہ چلتے دائیں بائیں نہ دیکھتے۔ کوئی خاتون یا بچی دم کروانے آتی تو حسب عادت نظریں جھکا کر پڑھتے اور چہرہ اٹھا کر آنکھیں بند کر کے پھونک لگاتے۔ بسا اوقات عزیز واقارب کی بچیاں اسٹھی ہوتیں تو کئی دفعہ ایک کا نام دوسری پر بول دیتے۔ والدہ محترمہ کہیں کہ آپ اپنی عزیزات کے نام بھی بھول جاتے ہیں تو فرمانے لگے کہ میں نے کبھی نظر بھر کے دیکھا ہی نہیں اس لیے ایسا ہوتا ہے۔ بلند اخلاق، پاکیزہ کردار کی وجہ سے گلی محلہ، احباب جماعت اور تلامذہ سبھی کہتے ہیں کہ ان کی وفات سے آپ لوگ ہی یتیم نہیں ہوئے بلکہ ہم بھی یتیم ہو گئے ہیں۔

مسک حق کی ترویج اور نوجوان علماء کی سہولت

کتنے ہی دوست احباب نے مجھے ذاتی طور پر بتایا کہ کئی مواقع ایسے آئے کہ ہمیں نماز، درس، تقریر، خطبہ جمعہ کا موقع دیا پھر بعد میں تنہائی میں ہماری راہنمائی بھی کی، وہ باتیں آج تک ہمیں فائدہ پہنچا رہی ہیں پھر مختلف وظائف اور نسخہ جات بھی بتائے۔ مسجد کی انتظامیہ اور عوام کے ساتھ روابط کے طریقے بتاتے، احتیاطی پہلوؤں کی طرف خصوصی توجہ دلاتے اور بعض دفعہ کتابیں ہدیہ بھی دیتے۔ مولانا خالد گرجا کئی نے تبلیغی مشن کیلئے جو آٹھ روپے علماء بورڈ بنایا تھا اُس میں والد محترم وقت دیتے اور بیان بھی کرتے۔ مختلف جگہوں پر کتنے ہی لوگوں نے متاثر ہو کر مسک حق الحمدیث قبول کیا۔ الحمد للہ علی ذلک

علماء اور قراء کے انتہائی قدردان

آپ اسلاف کے بڑے قدردان تھے۔ بڑی

والد محترم نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں جھنگڑہ ضلع ہزارہ میں حاصل کی۔ وہ پہلے حنفی مسلک تھے۔ حضرت مولانا عبدالغنی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحمید ہزاروی سے پڑھنے کے بعد الحمدیث ہو گئے۔ بعد ازاں حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح (آف راولپنڈی) سے کسب فیض کیا۔ والد صاحب کی تبلیغ پر باقی سارا گھرانہ بھی الحمدیث ہو گیا۔ آپ نے سب سے پہلے بورے والا کے قریب گاؤں میں امامت و خطابت کی، پھر چک نمبر ۲۵/EB عارف والدہ میں 18 سال امامت و خطابت کی۔ یہاں تیرہ سال میں پہلی دفعہ صبح کے درس میں قرآن مجید مکمل کیا۔ بہترین ترتیب اور پابندی سے ہر کام بروقت کرتے تھے۔ تقریباً ۴۷ سال قبل دیہاتی زندگی میں بھی نماز پنجگانہ بروقت، درس قرآن و حدیث، بچوں کی پڑھائی، روزانہ تقریباً ۶ سے ۸ گھنٹے قرآن کی تلاوت اور مطالعہ، گھر میں والدہ صاحبہ اور دادی محترمہ کے ذریعے بچوں کی پڑھائی کا انتظام تھا۔ آپ بلا تفریق ہر مسلک کے لوگوں کی خوشی غمی میں شرکت کرتے۔ دور دراز سے لوگ آپ سے مسائل پوچھنے، دم کروانے، خطبہ جمعہ اور عیدین میں شرکت کیلئے آتے تھے۔ مسائل کے بیان میں کسی بڑے سے بڑے صاحب مال و جاہ کی پروا نہ کرتے تھے۔ بیان کا انداز مہذب اور ناصحانہ ہوتا کہ دیگر مسالک کے عوام برا نہ مناتے۔ ۱۹۸۱ء میں جب گوجرانوالہ مقیم ہوئے تو اس وقت بوڑھوں، جوانوں اور بچوں نے آپ سے استفادہ کیا۔ مسلم چک اور کوٹلی مہاراں میں کافی عرصہ امامت و خطابت کا فریضہ انجام دیا۔ پھر فٹمنڈ، جناح روڈ گوجرانوالہ میں رہائش اختیار کی۔ اس دوران آپ نے مستقل خطابت ترک کر دی اور تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے۔ خطبات کی طرز پر پانچ کتابیں تالیف کیں جو اُن کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ پرائیویٹ طور پر تدریس جزء وقتی جاری رکھی اور ساتھ ہی محلہ کی مسجد

امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد کا دورہ رحیم یار خاں

27 دسمبر 2013ء کو پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب بذریعہ بزنس ٹرین صبح 5 بجے رحیم یار خان تشریف لائے۔ مقامی قیادت و کارکنان نے ان کا خیر مقدم کیا۔ 27 دسمبر 2013ء کو مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث نہر کنارہ سٹی رحیم یار خان کی مسجد کی تکمیل پر افتتاحی خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بعد نماز جمعہ ان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔ عمائدین شہر نے ان سے ملاقات کی اور مختلف امور زیر بحث آئے۔ پروفیسر صاحب نے امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب کے امن فارمولے سے بھی آگاہ کیا۔ بعد نماز عصر پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور جماعت کی پالیسی بیان کی۔ مرکز ہذا میں عشائیہ کے موقع پر دوکلا، سینئر ڈاکٹرز سے بھی ملاقات ہوئی۔

مرکز میں بعد نماز مغرب تحصیل و ضلع کی قیادت کے اجلاس میں خطاب کیا اور تمام تحصیلوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور بہاولنگر میں پنجاب کی سطح پر ہونے والی کانفرنس سے آگاہ کیا۔ 28 دسمبر 2013ء صادق آباد میں مرکز اصلاح سرپرست اشغی حافظ ثناء اللہ زاہدی سے ملاقات کی۔ اس موقع پر آپ کے ساتھ تحصیل امیر مرزا افتخار بیگ، تحصیل ناظم قاری ثناء اللہ قصوری، تحصیل امیر صادق آباد قاری سعید اور صاحبزادگان اشغی زاہدی، مولانا عبدالنسان زاہدی، مولانا احسان زاہدی، مولانا حسن زاہدی بھی موجود تھے۔ 2 بجے ایکسپریس اخبار کے سینئر فوٹو گرافر حسین احمد کی بیٹی کی تقریب نکاح میں شرکت فرمائی۔ 3 بجے ایکسپریس فورم کو تفصیلی خطاب فرمایا۔ فورم میں امیر پنجاب کے ساتھ مرزا افتخار بیگ، مولانا ثناء اللہ قصوری، ضلعی راہنما میاں طاہر اسماعیل، ناظم وکلاء سلفیہ زاہد فاروق ساگی ایڈووکیٹ موجود رہے۔ مبارک مسجد اہل حدیث میں آپ کے اعزاز میں دیا گیا عشائیہ ایک تقریب کی صورت اختیار کر گیا۔ امیر پنجاب نے اس تقریب میں سوانحہ تفصیلی خطاب اس انداز سے کیا کہ حاضرین آپ کو داد دینے کے ساتھ آپ کی درازی عمر اور صحت کی دعا کر رہے تھے۔ آپ کی دعا خیر کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ آخر میں مرزا افتخار کی جانب سے شرکاء تقریب کیلئے ضیافت کا اہتمام کیا گیا تھا۔

منجانب:- ابو طلحہ قاری ثناء اللہ شاہ قصوری تحصیل ناظم رحیم یار خاں

0300-0345-9679796

○○○○○

حیات عیسیٰ (علیہ السلام) پر واضح دلیل

تحریر: جناب عطا محمد جنجوعہ

رات کی تاریکی چھائی ہوئی ہے، گھر والے گہری نیند سوئے ہوئے ہیں، بیٹا درد کی شدت سے کروٹیں بدل رہا ہے۔ کراہتے ہوئے آواز دیتا ہے، کوئی اُس کی پکار پر جواب نہیں دیتا۔ ماں سے بڑھ کر کائنات میں شفیق رشتہ کوئی نہیں، وہ بیچاری سنتی تو جواب دیتی، پتہ چل جاتا تو بیٹے کی تکلیف دیکھ کر تڑپ جاتی۔ غور و فکر کا مقام ہے کہ جب زندہ انسان نیند کے عالم میں نہیں سن سکتا تو مرنے کے بعد کسی کی پکار کس طرح سن سکتا ہے؟ وہ کون ذات ہے جو رات کی سیاہی اور تنہائی کے عالم میں کسی کی پکار کو سن سکتا ہے؟ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کرتا ہے:

﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ﴾ (البقرہ: ۲۵۵)

”اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور قائم رہنے والا ہے، جسے اونگھ آئے نہ نیند۔“

صلیبی قوم کا عقیدہ ہے کہ یہودیوں نے سازش کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا، ان پر موت طاری ہو گئی، وہ تین دن تک قبر میں رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کو اٹھا لیا۔ دوسری طرف صلیبیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھ کر الوہیت کے مقام پر فائز کر دیا۔ اللہ ذوالجلال نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے رد میں متعدد مثالیں دیں، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾ (آل عمران: ۵۹)

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال ہو بہو آدم (علیہ السلام) کی مثال ہے جسے مٹی سے بنا کر کے کہہ دیا کہ ہو جا پس وہ ہو گیا۔“

﴿مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَنَّا يُلَاقِيَنَّكَ الطَّعَامُ﴾ (مائدہ: ۷۵)

”مسح ابن مریم سوا پیغمبر ہونے کے اور کچھ بھی نہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر گزر چکے ہیں۔ اُن کی والدہ ایک راست باز خاتون تھیں، دونوں ماں بیٹا کھانا کھایا کرتے تھے۔“

﴿يَبْدِئُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَتَىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ﴾ (الانعام: ۱۰۱)

”وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے، اللہ تعالیٰ کی اولاد کہاں ہو سکتی ہے، حالانکہ اس کے کوئی بیوی تو ہے نہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کے الہ ہونے کی تردید میں روزمرہ زندگی سے متعدد مثالیں دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے کسی مقام پر یہ نہیں فرمایا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) تمہارا اللہ کیونکر ہو سکتا ہے، اس پر تو موت طاری ہو گئی ہے۔

قادیاہو! تمہارے بقول عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے معبود ہونے کی نفی میں وفات مسیح کی مثال کیوں نہ دی؟ یقیناً نہیں۔

تم قیامت تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے الہ ہونے کے رد میں وفات مسیح کی مثال پیش نہیں کر سکتے تو تسلیم کر لو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں زندہ ہیں، قیامت کے قریب اُن کا نزول ہوگا۔ (ان شاء اللہ)

طب و صحت

پستہ موٹم سرما کی سوغات

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

شک میوے حضرت انسان کے لیے اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک ہیں۔ موسم سرما میں میوہ جات کا استعمال بڑی رغبت سے کیا جاتا ہے۔ انسان زمانہ قدیم ہی سے ان کا استعمال کرتا آ رہا ہے۔ آج جبکہ مہنگائی کے باعث عام آدمی کی دسرس میں نہیں تاہم اس کے باوجود ہر شخص موسم سرما میں اپنی حیثیت کی پروا کیے بغیر خشک میوہ جات کا استعمال کرتا ہے اور ان میوہ جات کی افادیت آج بھی قائم ہے۔ ان خشک میوہ جات میں اخروٹ، بادام، کا جو اور پستہ بھی شامل ہیں۔ اگرچہ ان کا عام استعمال اب امراء تک محدود ہے البتہ کھانے پکانے خاص کر میٹھی ڈشز میں عام طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں سستے ہونے اور پیدا ہونے کے باعث بڑے ذوق شوق سے کھائے جاتے ہیں۔ سردیوں کے موسم میں نمک لگے ہوئے پستے کھانے کا مزہ ہی کچھ اور ہے۔ اگرچہ یہ منہ کا ذائقہ تبدیل کرنے کی غرض سے استعمال کیے جاتے ہیں تاہم ان کی غذائی و دوائی افادیت بھی بہت زیادہ ہے۔

پستہ میں وٹامن ای ای ۵ پائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ کیشیم اور پوٹاشیم بھی اچھی خاصی مقدار میں ہوتے ہیں۔ خوش ذائقہ ہونے کے باعث مٹھائیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ طب مشرقی کے مطابق حرارت غریزی پیدا کرتا ہے۔ دل، دماغ، معدہ اور اعضائے ربیہ کے لیے مفید ہے۔ اس کا مصلع نمک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موسم سرما میں نمک لگا پستہ کھایا جاتا ہے، اس سے منہ کا ذائقہ ہی نہیں بدلتا بلکہ بہت مزیدار ہو جاتا ہے۔ حافظہ اور دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ جسم کو فربہ کرتا ہے۔ معدہ اور گردوں کو تقویت بخشتا ہے۔ جسمانی قوت کو بڑھاتا ہے۔ جگر کے سدوں کو کھولتا اور خون کو صاف کرتا ہے۔ کھانسی میں مفید ہے۔ بلغم کے فساد کو دور کرتا ہے۔ اس کا استعمال حد اعتدال میں ہی مناسب ہے ورنہ خون گرم ہو کر بچی اچھلنا Urticaria کہلاتی ہے۔ جس میں جسم پر خارش ہو کر دھڑ پڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ پستہ 100 گرام میں 594 کیلوریز (حرارے) ہوتے ہیں۔

ایک حالیہ تحقیق کے مطابق ماہرین طب و صحت کا

کہنا ہے کہ اگر پستہ آپ کی غذا کا حصہ ہے تو یہ جسم میں کولیسٹرول کی سطح کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ قلب، شرائین یعنی خون کے تھکے ختم کرتا ہے اور شریانوں کے سکڑنے اور تنگ ہونے کے عمل کو بھی روکتا ہے۔ ماہرین طب و صحت نے اپنی تحقیقات میں بتایا ہے کہ مٹھی بھر لینے پر بھی عام آدمی پر نمایاں فرق ڈال کر امراض قلب کے خطرے سے کافی حد تک محفوظ کر سکتے ہیں۔ ماہرین نے ایک گروپ کو روزانہ تین اونس تک پستے کھلائے تو ایک ماہ کے بعد معلوم ہوا کہ ان کے مجموعی بلڈ کولیسٹرول میں 8.4 فی صد کمی واقع ہو گئی۔ جب کہ مضر صحت کولیسٹرول ایل ڈی ایل ولڈو مینی لیپو پروٹین) 11.6 فی صد کم ہو گیا صرف اسی پر بس نہیں بلکہ مضر صحت کولیسٹرول ایل ڈی ایل مفید صحت کولیسٹرول ایچ ڈی ایل (ہائی ڈینسی لیپو پروٹین) کے مابین توازن میں تبدیل ہو گیا۔ جن چیزوں میں پستہ شامل کیا جاتا ہے ان غذاؤں کے استعمال کرنے والوں میں چار ہفتوں کے دوران ایچ ڈی ایل کے مقابل ایل ڈی ایل کی مقدار کم رہی۔ جس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ میوہ انسانی جسم کو امراض سے بچاؤ میں معاون ہے اور مدافعتی نظام کو مضبوط بناتا ہے۔ ایچ ڈی ایل کو مفید صحت کولیسٹرول قرار دیا گیا ہے اور دونوں اقسام کے کولیسٹرول کی نسبت صحت مندی کی علامت قرار دیا جاتا ہے۔ ماہرین طب و صحت نے سلوانیا انسٹیٹیوٹ یونیورسٹی امریکا میں جو تحقیق کی اس کے مطابق آغاز میں شرکاء کو اوسط درجے کی امریکی غذائیں کھلائی گئی تھیں جس میں 35 فی صد غذائیں مکمل طور پر چربی، چکنائی اور گیارہ فی صد سیر شدہ چکنائی پر مشتمل تھیں۔ دو ہفتوں تک یہ عمل کیا گیا۔ اس کے بعد غذا میں تبدیلی کرتے ہوئے تین مختلف طریقے آزمائے گئے اور ان شرکاء کو ایسی غذائیں فراہم کی گئیں جو کولیسٹرول لیول میں کمی کرنے کے ساتھ ہی کسی حد تک چکنائی کم پر مشتمل تھیں۔ ایک طریقہ میں پستہ کی آمیزش نہ تھی دوسرے میں ڈیڑھ اونس جبکہ تیسرے میں تین اونس پستے روزانہ شامل تھے۔ یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ پستہ میں بہت بڑی مقدار میں پودوں سے حاصل شدہ انٹی آکسیڈنٹس لیوٹین پایا جاتا ہے جو کہ عام طور پر گہرے سبز پتوں والی سبزیوں میں پایا جاتا ہے۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی
مطب ہمدرد حکیم موٹم علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

042-35419788

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ننکانہ کی کارروائی

29 دسمبر 2013ء بروز اتوار مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ننکانہ کا اجلاس حکیم محمد سلیمان اظہر امیر ضلع ننکانہ اور حافظ محمد خاں ناظم ضلع ننکانہ کی صدارت میں موضع سیدوالہ مسجد ابوبکر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اجلاس میں درج ذیل ارکان کابینہ نے شرکت کی: ملک محمد اشرف، عتیق الرحمن اظہر، ملک شاہد محمد عبداللہ، کاشف محمود، ماسٹر محمد زبیر، حافظ قدرت اللہ، ماسٹر محمد رفیق، ابوبکر سعید، حافظ سیف اللہ، محمد امجد ضیاء، حکیم عرفان اللہ ظاہر اور مولانا محمد طارق ضیاء۔

اجلاس میں سابقہ اجلاس کی کارروائی پیش کی گئی۔ ابوبکر سعید نے استقبالیہ دیا اور شرکاء کو سیدوالہ آمد پر خوش آمدید کہا۔ اجلاس میں ابوبکر سعید کے والد المحترم حافظ محمد عبداللہ صاحب نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ جماعتی پالیسیوں پر ہر حال میں عمل درآمد کیا جائے۔ ماسٹر زبیر صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ جہاں مسلک اہلحدیث کے وقار کا معاملہ ہو، وہاں پرل جل کر معاملات حل کرنے چاہئیں۔ امیر صاحب نے اس بات کی نشاندہی کروائی کہ تحصیل و ضلع کی سطح پر ہونے والی کانفرنس، اجلاس اور جلسوں کی پیٹنگی اطلاع ضلعی امرأ کو ضرور کروائیں، اس سے مسائل پیدا نہیں ہو سکتے۔

اجلاس میں ضلعی سیمینار کیلئے عتیق الرحمن اظہر کی سربراہی میں کمیٹی بنائی گئی، اس میں عرفان اللہ، قدرت اللہ، نسیم مجاہد اور ملک محمد اشرف شامل ہیں۔

ملک محمد اشرف ناظم نشر و اشاعت ضلع ننکانہ

عظمت صحابہ کانفرنس

24 نومبر بروز اتوار بعد نماز عشاء، عظمت صحابہ کانفرنس جامع مسجد توحید اہلحدیث فضل پارک بیگم کوٹ لاہور میں منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا منظور احمد اور قاری محمد اقبال قصوری، مولانا محمد یونس حیدری اور مولانا محمد اکرم بزدانی نے خطابات کئے۔ (مولانا) پیر محمد مشتاق گل ناظم تبلیغ راوی ٹاؤن لاہور

تحصیل سیالکوٹ کی تبلیغی سرگرمیاں

ماہ دسمبر 2013ء میں مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل سیالکوٹ نے ضلع سیالکوٹ کے ناظم مولانا کفایت اللہ شاہ کی زیر قیادت اور مولانا حافظ مظل اللہ دین ناظم تبلیغ ضلع سیالکوٹ کی زیر نگرانی 16 مقامات پر تبلیغی پروگرام ہوئے جس میں علماء کرام نے شاندار اور جاندار خطابات فرمائے۔

مخائب: قاری لیاقت علی باجوہ فیروز پوری

تحریک ختم نبوت کا مختصر خاکہ

جناب مولانا محمد رفیع عثمانی

۱۸۹۱ء میں جب مرزا غلام احمد کذاب نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تو ۳۱ جنوری ۱۸۹۱ء کو لاہور سے جماعت اہلحدیث کے مایہ ناز عالم دین مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا کو ایک خط لکھا جس سے تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ نیز سب سے پہلے جس نے مرزا کے متعلق فتویٰ تکفیر دیا وہ مولانا محدث نذیر حسین دہلوی ہیں، پھر اس فتویٰ کی تصدیق کر کے شرق و غرب سے معاصر علماء کرام نے اس تحریک میں شمولیت اختیار کرنا شروع کر دی۔ ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین صاحب نے اپنی کتاب ”تحریک ختم نبوت“ کی جلد سوئم کے صفحہ ۳۹۰ تا ۵۰۴ میں ان خوش نصیبوں کے نام درج کئے ہیں جو اس تحریک کے سربراہان یا کارکنان تھے۔ (ہر عالم دین کے لیے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔)

قیام پاکستان کے بعد قادیانی جماعت کے سرگرم رکن ظفر اللہ خان (جس کا تعلق ڈسکہ شہر سے تھا اور انگریز سرکار نے اسے اپنی خدمات کے عوض سز کا خطاب دے رکھا تھا۔ سر ظفر اللہ خان کی باقیات ابھی بھی ڈسکہ میں ہی مقیم ہیں) کو پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر کیا گیا۔ اس کی شہ پر مرزا کے پیروکاروں اور حواریوں نے ”ربوہ کو اپنا تحریکی مرکز بنالیا اور وہیں سے اسلام دشمن سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ مرزا کے پوتے ایم۔ ایم۔ احمد نے ساہیوال (مظفوری) کے ڈپٹی کمشنر کی حیثیت سے قادیانیت کے فروغ کے لیے انتھک کوششیں کیں۔ اس نے تو اس مقصد کے لیے دن رات ایک کر دیا تھا اور ضرورت پڑنے پر سرکاری مشینری اور ہر ممکن حد تک طاقت کے استعمال سے بھی دریغ نہ کیا تھا۔

۱۹۵۳ء میں ملت اسلامیہ اور اس کے راہنماؤں نے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو کچلنے کے لیے ایک بار پھر ”تحریک ختم نبوت“ چلائی، جوں جوں یہ تحریک (منہ زور سیلاب کی طرح) آگے بڑھتی گئی توں توں نہ صرف قادیانیوں کی نیندیں حرام ہو گئیں بلکہ اس

تحریک نے حکومت کو بھی اس مسئلے پر سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور کر دیا۔ فدائیان اسلام کی اس تحریک کا راستہ روکنے کے لیے حکومت پاکستان نے پنجاب بھر میں مارشل لاء لگا دیا۔ علماء کرام اور تحریک ختم نبوت کے جاں نثاروں کو قادیانی فتنہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے اور بھاگ دہل نعرہ حق لگانے کی پاداش میں عدالت نے سزائے موت سنائی جو بعد ازاں معاف کر دی گئی اور اس طرح تحریک وقتی طور پر دب گئی۔

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک دوبارہ بھڑک اٹھی۔ واقعہ کچھ یوں ہوا کہ ۲۰ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ چناب ایکسپریس کے ذریعے اپنے تفریحی و معلوماتی سفر سے ملتان واپس جا رہے تھے۔ جب ان کی گاڑی ربوہ اسٹیشن پر پہنچی تو قادیانیوں کی ایک مسلح جماعت ان نہتے اور بے گناہ طلبہ پر اچانک حملہ آور ہو گئی۔ جس کے نتیجے میں بیشتر طلبہ شدید زخمی حالت کے پیش نظر مختلف ہسپتالوں میں کئی روز تک زیر علاج رہے۔ اس واقعہ کا رد عمل بہت شدید ہوا اور ملک بھر میں اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہوئی۔ عوام نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کر دیا۔ بعد ازاں عوام کا یہ مطالبہ ایک تحریک بن گیا جس میں روز بروز شدت آتی گئی۔ قادیانی فرقہ اس خوش فہمی میں مبتلا تھا کہ چونکہ ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں انھوں نے پیپلز پارٹی کی کھلم کھلا حمایت کی تھی، اس لیے ذوالفقار علی بھٹو عوام کا یہ مطالبہ نہ صرف مسترد کر دیں گے بلکہ انھیں (قادیانیوں کو) پورا پورا تحفظ بھی فراہم کریں گے۔ لیکن سیاستدان ذوالفقار علی بھٹو نے عوامی نمائندہ ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا اور پارٹی سیاست سے بالاتر ہو کر اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور و خوض کیا اور اراکین قومی اسمبلی کو اپنے ضمیر کے مطابق اس مسئلے پر آزادانہ رائے دہی کی اجازت دے دی۔ (یاد رہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا یہ مسئلہ تقریباً ۹۰ سال سے زیر التوا تھا اور ابھی تک اس بارے

میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو پایا تھا)۔

قومی اسمبلی نے حکومت کی تحریک پر اپنے آپ کو ایک خصوصی کمیٹی میں تبدیل کر دیا جس کی کارروائی اس قدر خفیہ رکھی گئی کہ عوام کو اس کی ہوا تک نہ لگنے دی گئی۔ اس مسئلے پر مزید بحث و تجویس اور تبصروں کی ممانعت کر دی گئی تاکہ تصادم کی فضا پیدا نہ ہو سکے۔ قادیانی فرتنے کے سربراہ ناصر احمد اور لاہوری پارٹی کے سربراہ کے بیانات قومی اسمبلی کے اراکین نے خود سنے اور ان سے وضاحتیں طلب کیں۔ اس طرح کافی غور و خوض کے بعد ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اسی شام سینٹ نے قومی اسمبلی کے فیصلے کی توثیق کر دی اور اس وقت کے صدر مملکت چودھری فضل الہی نے بھی اس فیصلے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اس طرح ذوالفقار علی بھٹو کی ذہانت و خلوص، فہم و فراست اور سیاسی تدبیر کی وجہ سے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا ۹۰ دہائیوں سے زیر التوا یہ مسئلہ مناسب اور عوامی جذبات کے مطابق حل ہوا۔

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے آئین کی دفعہ ۲۶۰ کی ذیلی دفعہ (۳) میں شام چار بجے قومی اسمبلی کے اجلاس میں جو اضافہ ہوا وہ یہ ہے:

۱..... جو شخص حتمی اور غیر مشروط طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا یا کسی بھی مفہوم کے انداز بیان کے تحت کسی اور شخص کو نبی مانتا ہے یا ایسے دعویدار کو مذہبی مصلح سمجھتا ہے وہ آئین اور قانون کے تحت مسلمان نہیں۔

۲..... پاکستان میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کے خلاف عقیدے کا اظہار اور تبلیغ قابل تعزیر جرم ہوگا۔

۳..... قادیانی گروپ کے افراد یا لاہوری گروپ کے افراد کے لیے جو خود کو احمدی کہتے ہیں ہندوؤں، عیسائیوں اور بودھ اقلیتوں کی طرح صوبائی اسمبلیوں میں علیحدہ نشستیں مخصوص کی جائیں گی۔

۴..... شناختی کارڈ اور شہریوں کی لازمی رجسٹریشن سے متعلق قانون اور انتخابی فہرستوں کے قانون میں ترمیم کی جائے گی تاکہ اس میں قادیانیوں کے مسلمانوں سے علیحدہ ہونے سے متعلق ضروری اندراج کیا جاسکے۔

الحمد للہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے بعد پاکستان میں مکررین

منزل کی تمنا ہے تو کرجہد مسلسل..... خیرات میں مجبہ دستار نہیں ملتے

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی نائب ناظم مولانا محمد امجدیٹ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی طرف سے صوبہ بھر میں تنظیمی و تربیتی کنونشنز کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سلسلہ میں مرکزی جمعیت امجدیٹ پنجاب کا وفد ایک روزہ دورہ پر جام پور پہنچا تو جام پور جوٹی موٹر پر کارکنان جمعیت نے مولانا محمد یونس راہی کی قیادت میں قائدین کا بھرپور استقبال کیا۔ وفد کی قیادت ڈاکٹر حافظ عبدالکریم مرکزی ناظم اعلیٰ، صوبائی ناظم میاں محمود عباس اور حافظ محمد یونس آزاد فرما رہے تھے۔ قائدین جمعیت نے مین چوک میں ڈرون حملوں کے خلاف ایک بڑے جلوس سے خطاب کیا۔ قائدین نے دولوک الفاظ میں اعلان کیا کہ ڈرون حملے پاکستان کی سالمیت و استحکام اور پاکستان میں امن کی کوششوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ہم ایک خوددار اور غیرت مند قوم ہیں، ہمیں آزادی اور بقا کا تحفظ کرنا آتا ہے۔

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرکزی جمعیت امجدیٹ ملک میں حقیقی مقاصد آزادی کے حصول کے لیے کوشاں ہے۔ ہم اس ملک میں قرآن وحدیث کو سپریم لاء بنوانے کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ صوبائی ناظم مولانا میاں محمود عباس نے احتجاجی ریلی اور تنظیمی کنونشن میں نوجوانان امجدیٹ سے کہا کہ قرآن وسنت کے نفاذ کے لیے اپنی جوانیاں وقف کر دیں۔ جماعت کا ہاتھ اور اللہ کی مدد آپ کے ساتھ ہے۔ مرکزی جمعیت امجدیٹ کی قیادت آپ کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ مرکزی جمعیت امجدیٹ اور امجدیٹ یوتھ فورس کے شاہین امیر محترم پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور پروفیسر عبدالستار حامد، مولانا محمد یونس راہی ضلعی امیر کی قیادت میں متحد ہو کر قرآن وسنت کے پرچم کو لے لکے، اب قوم ان کا انتظار کر رہی ہے۔

حافظ عبدالستار حامد: آپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنایا گیا۔ صرف اسی کا نفاذ ہی امن کی ضمانت دے سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسائل کا حل قرآن وحدیث کے نفاذ میں مضمر ہے۔

مولانا محمد یونس راہی صاحب: مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل اور امیر راجن پور نے اپنے خطاب میں قائدین کو یقین دلایا کہ ہم محمدی مشن پر کاربند ہیں۔ یہ ضلع مرکزی جمعیت امجدیٹ کا گڑھ ہے۔ ہم اپنے قائدین کی قیادت میں اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرتے رہیں گے۔ انہوں نے مرکزی و صوبائی قائدین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اتنا طویل سفر طے کر کے ضلع راجن پور جیسے علاقہ کے دورہ سے کارکنوں کے دل جیت لئے۔ جلوس اور کنونشن کو کامیاب بنانے میں مولانا محمد اسماعیل ساجد، مولانا محمد لیاقت صدیقی، ملک محمد راشد عمران، مشتاق احمد ڈوڈی، علامہ مولانا بخش صدیقی حافظ عبدالنصرت مہدی ودیگر نے اہم کردار ادا کیا۔

منجانب: محمد اسماعیل ساجد نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

امن مشن کی کامیابی کے لئے دن رات کوشاں رہوں گا۔ اپنے اوپر کئے جانے والے اعتماد کو ہرگز نہیں نہیں پہنچاؤں گا۔

الاسلام ڈائری ۲۰۱۴ء

الحمد للہ الاسلام ڈائری 2014ء
چھپ گئی ہے۔ اسی ہفتہ اس کی ترسیل
شروع ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔
تاخیر کے لئے معذرت خواہ ہیں۔

مدیر اہل حدیث پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور

04237720257

خالد محمود اعظم آبادی کی نامزدگی

فیصل آباد۔ امجدیٹ یوتھ فورس سنی فیصل آباد کے سابق صدر خالد محمود اعظم آبادی کو ان کی شاندار جماعتی و تنظیمی خدمات کے پیش نظر مرکزی جمعیت امجدیٹ سنی فیصل آباد کا سیکرٹری اطلاعات نامزد کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ روز سنی دفتر میں ایک پروقار تقریب میں نامزدگی کا خوشگوش سنی امیر حافظ عبدالرحمان آزاد، ناظم حافظ محمد اکبر جاوید نے اپنے دست مبارک سے دیا۔ اس موقع پر حافظ محمد سنی مدنی صدر امجدیٹ یوتھ فورس، پروفیسر ڈاکٹر سعید احمد چنیوٹی، حسن سردار گجر ودیگر بھی موجود تھے۔ خالد محمود اعظم آبادی نے مرکزی قیادت کو یقین دہانی کرواتے ہوئے کہا کہ (انشاء اللہ العزیز) میں پہلے سے بڑھ کر جماعتی عزت ودوقار کے لئے بھرپور کام کروں گا اور امیر محترم پروفیسر ساجد میر کے

ختم نبوت (قادیانیوں) کا مسئلہ ہمیشہ کے لیے حل ہو گیا۔ اب آئین پاکستان کے تحت وہ ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں، بودھوں اور دوسری غیر مسلم اقلیتوں کی طرح وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اب اس سلسلے میں سب سے زیادہ ضرورت اس جماعت کے بڑھتے ہوئے ارداری عزائم کو روکنا اور اس تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے سے قبل اس جماعت کے پیروکار اسلام ہی کے فرزند تھے۔ بد قسمتی سے یہ مرزا قادیانی کی تلخس کا شکار ہو گئے۔ اب انھیں پھر راہ ہدایت دکھانے کی ضرورت ہے۔ یہ کام ذمہ داری کے ساتھ نہایت محبت، شائستگی اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ہونا چاہیے۔

افسوس ستمبر ۱۹۷۷ء کے بعد جلسوں کا اہتمام تو بہت ہوا لیکن ان فریب خوردہ حضرات کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کا کام جیسا کہ ہونا چاہیے تھا نہ ہو سکا۔ اب ضرورت ہے کہ محبت، اخلاق اور اخلاص کے ساتھ ان کے دلوں پر اسلام کی دستک دی جائے۔



ضروری اعلان

بجلم امیر محترم ملک کے مخصوص حالات کے پیش نظر اور سکیورٹی وجوہات کی بناء پر اطلاع دی جاتی ہے کہ مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں رات کے وقت قیام کے لئے آنے والے مہمان دفتری اوقات میں مرکزی دفتر کو لازماً پیشگی مطلع کریں۔ شکریہ!

منجانب: حافظ بابر فاروق رحیمی ناظم، مرکزی سیکرٹریٹ

106 راوی روڈ لاہور

042-37729933, 042-37720556

Fax: 042-37725525

درس قرآن وحدیث

بمقام مسجد خان صاحب امجدیٹ چھوٹا بازار کوٹلی لوہاراں (عفری) سیالکوٹ، اوقات: بعد نماز فجر، ترجمہ و تفسیر قرآن مجید، بعد از نماز عشاء مدرس صحیح بخاری۔

مدرس: مولانا قاری لیاقت علی باجوہ فیروز پوری، ایم۔ اے

اخبار الجماعۃ

اہل حدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب کے عہدیداروں کی تقریب حلف برداری

2 دسمبر 2013ء کو اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی مجلس شوریٰ کے ہونیوالے بھرپور اجلاس میں قائد نوجوانان اہل حدیث جناب حافظ ذاکر الرحمن صدیقی اور فخر نوجوانان اہل حدیث جناب حافظ فیصل افضل شیخ کو بلا مقابلہ صدر اور جنرل سیکرٹری منتخب کر کے ملک بھر سے آئے ہوئے اراکین شوریٰ نے جس طرح اپنی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس موقع پر قیادت نے بھی اراکین شوریٰ کو یہ یقین دلایا کہ وہ پہلے سے بڑھ کر تنظیمی امور انجام دینگے۔ چنانچہ انہوں نے اہل حدیث یوتھ فورس کو مزید فعال بنانے کیلئے جنوبی پنجاب کیلئے علیحدہ تنظیمی سیٹ اپ کا اعلان کرتے ہوئے خانیور ضلع رحیمپور خاں سے تعلق رکھنے والے نوجوان جناب حافظ محمد عامر صدیقی بن قاری عبدالوکیل صدیقی کو صدر اور ضلع مظفر گڑھ سے ڈاکٹر ملک عبدالکریم ندیم کو جنرل سیکرٹری نامزد کر دیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ جنوبی پنجاب کے مختلف اضلاع کے ذمہ داروں سے رابطہ کر کے اپنی کابینہ تشکیل دیں اور فوری طور پر تنظیمی امور شروع کر دیں۔ حافظ محمد عامر صدیقی اور ڈاکٹر ملک عبدالکریم ندیم نے آپس میں ملاقات کی اور جنوبی پنجاب کے ذمہ داران و کارکنان سے رابطے شروع کر دیے اور کابینہ تشکیل دے کر یکم جنوری کو ملتان پریس کلب میں عہدیداروں کی تقریب حلف برداری کا اعلان کر دیا۔ یہ تقریب پروگرام یکم مطابق تین بجے سہ پہر پریس کلب ملتان میں شروع ہوئی۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر ملک عبدالکریم ندیم نے انجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری نزاکت حسین نے حاصل کی تقریب کی صدارت جناب حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے فرمائی۔ جناب حافظ فیصل افضل شیخ اور جناب حافظ مقصود احمد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد مہمانان خصوصی تھے۔ جبکہ مرکزی ناظم اعلیٰ محترم ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کے صاحبزادے جناب احمد عبدالکریم، جناب علامہ عنایت اللہ رحمانی، جناب پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد نصر اللہ، علامہ سید خالد محمود شاہ ندیم، جناب مولانا عبدالرحمن السلفی، جناب حافظ مولانا محمد اسلم حنیف، جناب قاری عطاء اللہ عزیز، جناب حافظ مسعود اظہر، جناب ڈاکٹر محمد الحق، محمد اشفاق سلفی احمد پور شرقیہ، جناب میاں عبدالشکور صابر اور جناب مولانا عبدالستار علی پوری نے بطور مہمانان اعزاز شرکت کی۔ حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے

اہل حدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب کی کابینہ سے حلف لیا۔ حلف اٹھانے والوں میں صدر حافظ محمد عامر صدیقی، جنرل سیکرٹری ڈاکٹر ملک عبدالکریم ندیم سینئر نائب صدر عبدالمنان شورش، نائب صدر محمد ضیاء الحق جانا، سینئر ڈپٹی سیکرٹری عبدالحی اثری، ڈپٹی سیکرٹری ڈاکٹر رانا عماد الدین، جوائنٹ سیکرٹری خواجہ عاطف بشیر، نائب ناظم تبلیغ عبدالغفار شاہین، رابطہ سیکرٹری غلام مجتبیٰ، رابطہ سیکرٹری رضی اللہ جیمہ اور حافظ محمد ارشد عاجز شامل تھے جبکہ دیگر عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کا بعد میں حلف اٹھائیں گے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے۔ حافظ فیصل افضل شیخ نے کہا کہ اہل حدیث یوتھ فورس کی تنظیمی سرگرمیوں کو مزید فعال اور تیز بنانے کیلئے جنوبی پنجاب کا علیحدہ سیٹ اپ تشکیل دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ جنوبی پنجاب کی کابینہ فعال ادا کرے گی۔ حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے کہا کہ اہل حدیث یوتھ فورس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے کوشاں ہے۔ نوجوان جس بے راہ روی کا شکار ہیں اور اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں تو ان حالات میں اہل حدیث یوتھ فورس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اخلاق و کردار اور بہترین نظم و نسق سے ان کی اصلاح کریں۔ انہوں نے اہل حدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب کے عہدیداروں کو ان کے فرائض منصبی سنبھالنے پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا کہ انشاء اللہ جنوبی پنجاب کی قیادت ترویج قرآن و حدیث اور ملک سے لادینیت کے خاتمے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے امیر حافظ مقصود احمد نے کہا کہ اہل حدیث یوتھ فورس، مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ہر اول دستہ ہے۔ انہوں نے جنوبی پنجاب کی قیادت کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو دین اسلام پر چلنے اور اسکی ترویج کی توفیق عطا فرمائے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ملتان کے رہنماؤں علامہ عنایت اللہ رحمانی، پروفیسر ڈاکٹر محمد نصر اللہ اور سید خالد محمود شاہ ندیم، قاری عطاء اللہ عزیز اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع مظفر گڑھ کے امیر مولانا عبدالرحمن السلفی نے اہل حدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب کی کابینہ کو مبارکباد دیتے ہوئے مرکزی قیادت کی بصیرت کو سراہا۔ اہل حدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب کے صدر جناب عامر صدیقی اور جنرل سیکرٹری ڈاکٹر ملک عبدالکریم ندیم نے اپنے اپنے خطابات میں اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی قیادت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا کہ وہ اعلائے

کلمۃ اللہ اور اہل حدیث یوتھ فورس کے مشن اور نصب العین کی تکمیل کیلئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قائدین اور اہل حدیث یوتھ فورس کے شاہینوں کا تقریب میں آمد اور انکی حوصلہ افزائی کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ تقریب کے انتظامات میں قاری ہدایت اللہ رحمانی، قاری محمد عبداللہ، قاری محمد ابراہیم سلفی، قاری کلیم اللہ قاری عبدالعزیز نے بھرپور حصہ لیا۔ جبکہ قاری محمد عبداللہ میڈیا سے مکمل رابطہ میں رہے۔ ملتان کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے اس تقریب کو بھرپور کوریج دی تقریب حافظ محمد اسلم حنیف کی دعائے خیر سے اختتام پذیر ہوئی۔ بعد ازاں مہمانوں کیلئے ضیافت کا انتظام کیا گیا۔

رپورٹ: محمد عزیز رضا سیکرٹری اطلاعات اہل حدیث یوتھ فورس ضلع مظفر گڑھ

سید الطاف الرحمن شاہ کے لئے دعا کی گئی

گزشتہ دنوں سید الطاف الرحمن شاہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی) خلیفہ گجرات دو ہفتے قبل شدید علیل رہے۔ اب بھگوان ان کی طبیعت رو بہ صحت ہے۔ تاہم قارئین کرام ان کی صحت کاملہ، عاجلہ و نافعہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں تاکہ وہ حسب سابق دینی خدمات بخوبی انجام دے سکیں۔ اللہم اشفعہ شفاء کاملًا وعاجلاً۔ (ادارہ)

رابطہ: 0334-4605153

رابعہ فضل و ادخال کا انتقال پر ملال

پچھلے دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے نہایت مخلص کارکن رابعہ فضل داد خاں مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انشاء وانا الیہ راجعون، مرحوم کی نماز جنازہ مولانا عبدالعزیز حنیف صاحب سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت الحمد للہ پاکستان نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام، کارکن اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحوم صوم و صلوة کے پابند، انتہائی منسار، خلیق اور درود رکھنے والے شخص تھے۔ اللہ پاک انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسندیدگان کوہر جیل عطا فرمائے۔ آمین، (ادارہ)

شہادت رشتہ

38 سالہ نوجوان برسر روزگار (پہلی بیوی فوت شدہ، دو چھوٹے بچے موجود) کیلئے کٹواری، بیوہ، مطلقہ کا رشتہ درکار ہے۔ لاہور کے گرد و نواح کو ترجیح دی جائے گی۔

میاں راشد 0321-7862212

مبارک باد

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے کو قوی اسبلی کی اسٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور کا چیئر مین۔ حافظ ڈاکٹر الرحمن کو صدر جبکہ حافظ فیصل افضل شیخ کو جنرل سیکرٹری الہدیث پوتھ فورس پاکستان منتخب ہونے پر مرکزی جمعیت الہدیث تحصیل گوجرہ کے رہنماؤں ڈاکٹر محمد حسن، مولانا عبدالقادر عثمان، صوفی محمد دین عاجز، ملک محمد اسلم آزاد، محمد سرفراز حسن نے دلی مبارک باد دی ہے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

سٹی کوٹ رادھا کشن ضلع قصور کی سرگرمیاں

الحمد للہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ماہانہ اجلاس باقاعدہ ہر ماہ کے پہلے جمعہ المبارک کو بعد نماز مغرب جامع مسجد محمد اہل حدیث میں منعقد ہوتا ہے۔

تبلیغی سرگرمیاں بھی جاری اور ساری ہیں۔ الحمد للہ ماہانہ درس قرآن کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ماہ نومبر میں درس قرآن حضرت مولانا سمیع اللہ ساجد نے جامع مسجد محمدی الہدیث گندھیاں روڈ میں بعنوان فضائل درود شریف پر دیا۔

27 دسمبر 2013ء کو مولانا پروفسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ جامع مسجد مبارک اہل حدیث سٹی کوٹ رادھا کشن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی کوٹ رادھا کشن کے معاونین اور اراکین کا مینہ اور نوجوانان پوتھ فورس کی ان محنتوں اور تبلیغی مساعی کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین!

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

طب یونانی میں علاج کا ۲۵ سالہ تجربہ

موثر، بے ضرر اور قیمتی جڑی بوٹیوں سے (بفضل اللہ تعالیٰ) مجرب، کامیاب اور شافی علاج امراض معدہ و جگر، مردانہ و زنانہ بانجھ پن، ذیابیطس اعصاب اور جوڑوں کا درد۔ دوسرے شہروں کے لیے ادویات بندریہ بارسل کا انتظام ہے۔ ملاقات کا وقت صبح 9 تا 1 بجے شام 5 تا 9 بجے

رابطہ: طلحہ و واخانہ، مین مسکین پورہ روڈ مغلیہ پورہ لاہور

حکیم عبدالرشید (گولڈ میڈلسٹ) 0321-8804460

تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

لائسنس نمبر: 5282

احباب جماعت کے لیے
خصوصی رعایت

عمرہ گروپ

خوبصورت اور قریب ترین ائر کنڈیشنڈ ہوٹل کی رہائش

10 15 21 دن کے معیاری پیکیج

منہجہ: حماد مدنی / آفس نمبر 8، فرسٹ فلور، 25۔ ابراہیم نگر وحدت روڈ لاہور
0333-4005913

0322-6662333/0302-4580611/0423-7536747

حافظ عبدالحفیظ مدنی
(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

عمرہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

مکمل ایسپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S

دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایسپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

پونٹ، مائیک ہارنیشنڈ اور متعلقہ پینل پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739

055-4213430

چوک نیاسیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

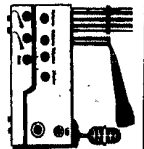
0345-6213064

ادارہ تبلیغ القرآن والسنة

الحمد للہ! دین و مسلک کی خدمت میں معروف ادارہ تبلیغ القرآن والسنة کی جانب سے اہم موضوعات پر مبنی کتابیں و اسٹیکرز کی مفت تقسیم کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے دینی لٹریچر کی تقسیم کا سلسلہ اسی طرح جاری و ساری رہے گا، ان شاء اللہ۔ ہمارا مقصد ادارہ کے تحت تقسیم کیے گئے، لٹریچر سے زیادہ سے زیادہ احباب مستفید ہوں۔ اس دینی و تبلیغی سلسلہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت محیر حضرات کے تعاون کی منتظر ہے۔

قرآن و حدیث پر مبنی 20 موضوعات پر اسٹیکرز کی تقسیم جاری ہے۔ خواہشمند حضرات 10 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے حاصل کریں۔ اس کارِ خیر میں تعاون کے خواہشمند رابطہ کریں۔ (0302-2001716)

منتظم ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ و سیکرٹری اطلاعات ضلع سیالکوٹ



الکرہ لاؤڈ سپیکر ایڈ ایمپلی فائر

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی وراثی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل وراثی دستیاب ہے۔

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804-4226706-0300-6430029

بڑا پائپلینز ایم آکر ام مضل (لاؤڈ سپیکر)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت



ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
ایڈ سائز سسٹم

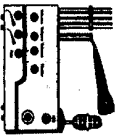
سپر سٹار

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آڈیو ریکارڈ پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک، مارشیلر اور مختلف سپیکر پائرس اور مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد اور ڈوچوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatrah
Loud Speaker Amplifier



بہادر محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نئے ایمپلی فائر کی بہترین وراثی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پائپلینز ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، مارن، طوطی
مارن، سپیکر، U.P.S، کام سپیکر بازار سے رعایت خریدیں غنیمت
کو ایفائیو ملکیٹ کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد شادی گنج گوجرانوالہ

محترم حافظ عبدالوحید سوہدروی رحمہ اللہ بن مولانا حکیم عبدالمجید سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ

کی طرف سے مدارس اہل حدیث کے تمام شیوخ الحدیث جو اس وقت بخاری شریف پڑھا رہے ہیں، کے لیے نصف زر تعاون کی ادائیگی سے عمرہ اور زیارت حرمین شریفین کی خوبصورت پیشکش کی گئی ہے۔ مقدس اور تاریخی مقامات کی زیارت کی میزبانی کی سعادت ادارہ دار السلام حاصل کرے گا۔ خواہش مند شیوخ الحدیث اپنے ادارہ کے لیٹر پیڈ پر وفاق المدارس السلفیہ کی تصدیق کے ساتھ مکمل کوائف، تین تصاویر، پاسپورٹ، شناختی کارڈ (اصل و فوٹو کاپی) اور نصف زر تعاون مبلغ =/45000 روپے جمع کروائیں۔

خادم العلم والعلماء: حافظ عبدالعظیم اسد مدیر: دار السلام انٹرنیشنل، 36 لوئر مال، لاہور

0321-8484569

برائے رابطہ حافظ محمد ندیم 042 37240024 - 0301-4067784

اہل حدیث مدارس کے تمام شیوخ الحدیث کے لیے

عمرہ پیشکش

2014ء

بیت اہل سنت لاہور

بیت اہل سنت لاہور

بیت اہل سنت لاہور

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت عطائی مہلین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سکس سکس کر رہی ہے۔ میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ دہ اور نقد کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خوشی بخشش ہوں اور سگے کباب روٹ روٹ وغیرہ بھی کھائے جائیں اور پھر شفاء کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور حیرت انگیز بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کا فائدہ ہو جائے بھری تحریک میں بھی کھانا سوت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و فکری پاکیزگی اور توبہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران کم از کم ایک لاکھ ملکی و غیر ملکی نریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا ساتھ پھیرا رہوں دوا دوا کر اور ایک کلفٹریل حاصل کر چکا ہوں خدا خواست آپ یا آپ کا جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفا کے کالم و عاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی تشدد اور دوائی نہیں ہے، کوئی زہریلی دوائی نہیں ہے، کوئی کشتہ شدہ دوائی نہیں ہے، کوئی ایلو پیتھک دوائی نہیں ہے جس کی بھاری سے چاچس چیک کرالیں۔ ہمارے چند دودھ و دھوس و دج ذیل ہیں۔ ہمارے چند دودھ و دھوس و دج ذیل ہیں۔

☆ کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔	1	شکر	11	غراب منڈا	21	کی خون	31	بھامیر	41	اسر	51	لاس
☆ طاقت کرنے کے لیے فون پر پہلے وقت لے لیں۔	2	سلسلہ العمل	12	ہل ہنزی	22	ہل کرنا	32	اصحا کا سونا	42	کولہرول	52	برقان
☆ شاختی کارڈ نمبر 35103-1466875-3	3	سوزہ	13	تکلیفی	23	ہل سپر ہوتا	33	کیرا	43	تقیر العمل	53	استہ
☆ اکاؤنٹ نمبر حبیب بینک (عمر آباد) 13487900227901	4	چھٹائی	14	در	24	ہل چ	34	ہل غولیا	44	امرض ذہان	54	دل میں صانع
☆ اکاؤنٹ نمبر حبیب بینک (چوکی) 7001-0101053034	5	مہلا	15	توس	25	تھوپان	35	نیش	45	امرض روانہ	55	سہ لاد کی زانہ
	6	بند زرد	16	دج الطاس	26	مرہل پانا	36	روش	46	ہل سئل	56	سہ لاد کی روانہ
	7	ہل بیتا	17	تجر الطاس	27	تجیم بزار	37	مرکی	47	شفیق بکر	57	ہولطیا
	8	صلب	18	تھیا	28	ریس	38	دل کا دھ	48	شفیق قلب	58	لہوکیا
	9	کھٹ	19	مرقہ شام	29	روسیاں	39	اہار	49	شفیق دماغ	59	مصلہ سیا
	10	تھید	20	دہا	30	نہلی	40	بلڈ پریشر	50	جون	60	ناروی

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی حبیب آباد تحصیل چوکی ڈویژن لاہور فون: 0345-7545119, 0313-7545119

سالانہ حفظ الحدیث مقابلہ

مابین سلفی مدارس آل پاکستان

بتاریخ 20 فروری 2014ء بروز جمعرات بعد نماز عصر، بمقام: جامعہ محمدیہ سیالکوٹ

مصنفین

قاری شفیق الرحمان علوی، مولانا خاور رشید بٹ آف لاہور، مولانا ابوسیف آف مرید کے

ممتحن: حافظ محمد یوسف لاہوری

نصاب: عمدۃ الأحکام کی پہلی اڑھائی سو (250) احادیث

سوال کا طریقہ: متن کے کچھ الفاظ بولے جائیں گے، حدیث مکمل کرنا ہوگی،

باحوالہ اور حوالے میں فقط کتب احادیث کا نام ہی کافی ہے۔

شرائط (1) کسی بھی مدرسہ کا طالب علم حصہ لے سکتا ہے۔ (2) عمر 22 سال سے زیادہ نہ ہو۔

(3) یکم فروری تک اپنے نام کا اندراج کروانا ضروری ہے۔

☆ اول انعام:-/20,000 روپے.....☆ دوم انعام:-/15,000 روپے

☆ سوم انعام:-/10,000 روپے.....☆ چہارم انعام:-/5,000 روپے

رابطہ: حافظ رضوان ایوب ناظم جامعہ ہذا 0333-8675474، 0322-7343828

الداعی الی الخیر: مولانا جاوید اقبال سیالکوٹی مہتمم جامعہ ہذا 0300-9612322

بجنت شامیت

بلسال الحاح

یا حبیب یا قیوم

مرکز اہل حدیث 106 راوی رڈ لاہور

ایمان افروز تحقیقی و عملی

خطبات جمعہ المبارک

31 جنوری جمعہ	24 جنوری جمعہ	17 جنوری جمعہ	10 جنوری جمعہ
مقام بہ علیہ السلام	نام بہ علیہ السلام	آمد بہ علیہ السلام	قبل آمد بہ علیہ السلام
مصطفیٰ	مصطفیٰ	مصطفیٰ	مصطفیٰ

فاضل نوجوان

حضرت مولانا حافظ

یار فاق

حفظ اللہ

خطیب و ناظم مرکز اہل حدیث 106 راوی رڈ لاہور

ارشاد فرمائیگی

مرکز اہل حدیث 106 راوی رڈ لاہور

7729933

کھانسی نزلہ زکام ضدوری اور سعالین فوری آرام!





آل پاکستان

اہل حدیث سٹوڈنٹس
فیڈریشن پاکستان
کے زیر اہتمام

امام اہل بیت علیہ السلام
عبدطہر کونیشی

مواخ 18 مئی 2014ء بروز اتوار
بمقام: مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور
10 بجے دن

مہمان خصوصی

حافظ الکرم
ڈاکٹر عبدالمکرّم
ناظم اعلیٰ
مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

نصوی خطاب

جناب محترم
شیخ عبدالحق
امیر
مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

زیر صدارت

جناب محترم
عبدالقادر
چیف آرگنائزر
اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان



منجانب

اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان

0302-7510920 0333-8685665 0333-4403788
0320-0464833 0302-8958383

Weekly AHL- E - HADITH

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office:
042-37729933
Fax:
042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith
042-37720257
Paigham Tv:042-37722876

سیدہ قریشی

کا نفرس
صلی اللہ علیہ وسلم
30
سیدہ سارا

مرکزی جمعیتہ اہل حدیث
شیخ لوفی کے زیر اہتمام

عبدالبارق
حافظ الرحمن

علاء حافظ
پروفیسر
بطل حریت
قائدین حدیث
مرکزی جمعیتہ
اہل حدیث
پاکستان

12
ربیع الاول
بعد از نماز عشاء

حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ

حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ

Head Office:
042-37729933
Fax:
042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith
042-37720257
Paigham Tv:042-37722876

حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ

حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ

منظور احمد
حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ

حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ

حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ

حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ

حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ

حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ

حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ

حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ

حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ
حافظہ عائشہ العظیمہ